جلد ۵ | ۲۱ صلح ۱۳۳۵ھش ۸ جمادی الثانی ۱۳۷۵ھ ۲۱ جنوری ۱۹۵۶ء | نمبر ۳

احمدیہ مشن سیرالیون (مغربی افریقہ) کی ساتویں کامیاب سالانہ کانفرنس

سیرالیون احمدیہ مشن کی ساتویں کامیاب سالانہ کانفرنس جماعت کے مرکزی دارالتبلیغ بو میں مورخہ ۱۶ - ۱۷ - ۱۸ دسمبر کو منعقد ہوئی۔ جس میں سیرالیون کے طول و عرض سے ۲۰۵۰ نمائندوں نے شرکت کی۔ نمائندگان کے علاوہ عام اجلاس میں بعض غیر احمدی اور عیسائی چیف بھی شامل ہوئے۔ اور مبلغین سلسلہ اور اکابرین جماعت نے اسلام کی حقانیت اور مختلف مذہبی اور سوشل امور پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

اس موقعہ پر بعض غیر احمدی اکابرین نے بھی تقاریر کیں۔ چنانچہ مغربی صوبہ کے جملہ سکولوں کے ایجوکیشن سیکرٹری اور انسپکٹر مسٹر محمد عاشر ارکانی صاحب نے سیرالیون میں اسلام کی ابتداء اور مسلمانوں کی موجودہ حالت اور ان کی مذہبی ضروریات پر روشنی ڈالی۔ اور ہماری تبلیغی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے اعتراف کیا کہ مسلمانوں میں سے احمدیہ جماعت ہی وہ واحد جماعت ہے۔ جو اس وقت تبلیغ و تربیت کے ذریعہ اسلام کی صحیح رنگ میں خدمت کر رہی ہے اور اسلام کے خلاف عیسائیت کے حملوں اور کوششوں کا تدارک کر رہی ہے۔

اسی طرح بو ڈسٹرکٹ کونسل کے پریذیڈنٹ اور پیرامونٹ چیف مسٹر فوڈے کاٹے نے بھی کانفرنس کے دوسرے دن تشریف لاکر باوجود عیسائی ہونے کے اسلام کی بعض خوبیاں بیان کیں اور احمدیہ جماعت کی تنظیم اور سیرالیون مشن میں تبلیغی مساعی کو سراہا۔ اور فرمایا کہ میں احمدیہ جماعت کی اس فراخدلی کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ انہوں نے مجھے باوجود میرے عیسائی ہونے کے اپنے اسلامی جلسے میں شرکت کی نہ صرف دعوت دی ہے بلکہ تقریر کرنے کا بھی موقعہ دیا ہے۔

تیسرا دن مجلس شوریٰ کے اجلاس کے لئے مخصوص تھا جس میں جماعت نے تین مزید سکول کھولنے اور رنگبورکا نیا دارالتبلیغ تعمیر کرنے نیز ایک نیا مضبوط پرنٹنگ پریس انگلینڈ سے منگوانے کا فیصلہ کیا جس کے لئے ۱۲۰۰ پونڈ کے وعدے ہوئے اور فیصلہ ہوا کہ جماعت کا ہر فرد کم از کم ایک پونڈ ان تحریکات کے لئے ادا کرے۔

خدا کے فضل سے اس وقت افریقہ میں ہزاروں کی تعداد میں احمدیت کے شیدائی علم اسلام کو بلند کئے ہوئے نہایت تیز رفتاری سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کے اخلاص میں برکت دے اور اُن کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ سعید روحوں کو ہدایت کی توفیق دے۔ آمین۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم پروفیسر اختر احمد صاحب کا ایک عزیز سخت بیمار ہے احباب جماعت اُس کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

۲۔ محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان کی خوشدامن صاحبہ بریلی میں سخت بیمار ہیں اُن کی کامل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۲ - ۱۳ - ۱۴ و ۱۶ جنوری سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا۔ صحت اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

نیز

ربوہ ۱۷ جنوری حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ مگر گاہے گاہے بے چینی کی تکلیف ہو جاتی ہے۔ اور ابھی تک آپ کام کی کوفت برداشت نہیں کر سکتے۔ احباب حضرت ممدوح کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ —— سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کے متعلق کراچی کی اطلاع ہے کہ انہیں جناح ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا ہے اور ڈاکٹر حمید اور کرنل شاہ معائنہ کر رہے ہیں ابھی تک ٹسٹ مکمل نہیں ہوئے حالت بدستور ہے احباب دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل شفا عطا فرمائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبولیت عامہ اور مبارک تعلیم

(از حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

"اور رجوع خلائق اور قبولیت کا یہ عالم ہے کہ آج کم سے کم بیس کروڑ ہر طبقہ کے مسلمان آپ کی غلامی میں کمربستہ کھڑے ہیں۔ اور جب سے خدا نے آپ کو پیدا کیا ہے بڑے بڑے زبردست بادشاہ جو ایک دنیا کو فتح کرنے والے تھے آپ کے قدموں پر ادنیٰ غلاموں کی طرح گرے رہے ہیں۔ اور اس وقت اسلامی بادشاہ بھی ذلیل چاکروں کی طرح آنجناب کی خدمت میں اپنے تئیں سمجھتے ہیں اور نام لینے سے تخت سے اُتر آتے ہیں۔

اب سوچنا چاہیئے کیا یہ عزت کیا یہ شوکت کیا یہ جلال کیا یہ ہزاروں نشان آسمانی کیا یہ ہزاروں برکات ربانی جھوٹے کو بھی مل سکتے ہیں؟ ہمیں بڑا فخر ہے کہ جس نبی علیہ السلام کا ہم نے دامن پکڑا ہے خدا کا اس پر بڑا ہی فضل ہے۔ وہ خدا تو نہیں مگر اس کے ذریعہ سے ہم نے خدا کو دیکھ لیا ہے۔ اُس کا مذہب جو ہمیں ملا ہے خدا کی طاقتوں کا آئینہ ہے۔ اگر اسلام نہ ہوتا تو اس زمانہ میں اس بات کا سمجھنا محال تھا کہ نبوت کیا چیز ہے۔ اور کیا معجزات بھی ممکنات میں سے ہیں۔ اور کیا وہ قانون قدرت میں داخل ہیں۔ اس عقدہ کو اُسی نبی کے دائمی فیض نے حل کیا اور اسی کے طفیل سے اب ہم دوسری قوموں کی طرح صرف قصہ گو نہیں ہیں۔ بلکہ خدا کا نور اور خدا کی آسمانی نصرت ہمارے شامل حال ہے۔ ہم کیا چیز ہیں جو اس شکر کو ادا کر سکیں کہ وہ خدا جو دوسروں پر مخفی ہے اور وہ پوشیدہ طاقت جو دوسروں سے نہاں در نہاں ہے وہ ذوالجلال خدا محض اس نبی کریم کے ذریعہ سے ہم پر ظاہر ہو گیا۔

پھر عجیب بات ہے کہ اسی کامل نبی سے مخالف قوموں کا سب سے بڑھ کر بغض ہے۔ اُسی کی توہین کے لئے اور اُسی کی تکذیب کی غرض سے جس قدر دنیا میں کتابیں شائع ہوئی ہیں ابتدائے دنیا سے آج تک کسی اور نبی کی توہین کے لئے اس کثیر مقدار کی کتابیں شائع نہیں ہوئیں۔ اس سے ثابت ہے کہ جس سے خدا زیادہ پیار کرتا ہے اور جس کو زیادہ اپنے جلال اور بزرگی سے حصہ بخشتا ہے اُسی سے یہ اندھی دنیا زیادہ دشمنی کرتی ہے۔ مگر اسی عظیم الشان نبی نے ہمیں سکھایا ہے کہ جن نبیوں اور رسولوں کو دنیا کی قومیں مانتی چلی آئی ہیں اور خدا نے عظمت اور قبولیت اُن کی دنیا کے بعض حصوں میں پھیلا دی ہے۔ وہ درحقیقت خدا کی طرف سے ہیں۔ اور اُن کی آسمانی کتابوں میں گو دور دراز زمانہ کی وجہ سے کچھ تبدیل تغییر ہو گئی ہو یا اُن کے معنی خلاف حقیقت سمجھے گئے ہوں۔ مگر دراصل وہ کتابیں منجانب اللہ اور عزت اور تعظیم کے لائق ہیں۔

ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسرے ملکوں کے انبیاء کی نسبت سوال کیا گیا۔ تو آپ نے یہی فرمایا کہ ہر ایک ملک میں خدا تعالیٰ کے نبی گذرے ہیں اور فرمایا کہ کان فی الھند نبیًّا اسود اللون اسمہ کاھنا یعنی ہند میں ایک نبی گذرا ہے۔ جو سیاہ رنگ کا تھا اور نام اُس کا کاہن تھا یعنی کنھیا جس کو کرشن کہتے ہیں۔ اور آپ سے پوچھا گیا کہ کیا زبان پارسی میں بھی کبھی خدا نے کلام کیا ہے۔ تو فرمایا کہ ہاں خدا کا کلام زبان پارسی میں بھی اترا ہے۔ جیسا کہ وہ اس زبان میں فرماتا ہے۔ ایں مشت خاک را گرنہ بخشم چہ کنم۔ اور خدا نے قرآن شریف میں بھی فرمایا ہے مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ۔ یعنی جس قدر دنیا میں نبی گذرے ہیں بعض کا ان میں سے ہم نے قرآن شریف میں ذکر کیا ہے اور بعض کا ذکر نہیں کیا۔ اس قول سے مطلب یہ ہے کہ تا مسلمان حسن ظنی سے کام لیں اور دنیا کے ہر ایک حصہ کے نبی کو جو گذر چکے ہیں عزت اور تعظیم سے دیکھیں۔ اور بار بار قرآن شریف میں یہی ذکر کیا گیا ہے۔ اس سے مقصود مسلمانوں کو یہ سبق دینا ہے کہ وہ دنیا کے کسی حصہ کے ایسے نبی کی کسرشان نہ کریں جو ایک کثیر قوم نے اُس کو قبول کر لیا تھا۔" (چشمہ معرفت ۳۱۱)

ملک صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر پبلشر نے ساما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

بلا تبصرہ

"آریہ سماجی اخبارات کا "بسنتر دیوتا"

ایک کہاوت ہے کہ "اپنے گھر کی آگ دوسرے گھر کا بسنتر دیوتا" یعنی جب اپنے گھر کو آگ لگے۔ تو اسے جلا کر راکھ کر دینے والی آگ قرار دیا جاتا ہے۔ اور جب یہ آگ دوسرے کے گھر کو لگے۔ تو خود غرض تماشائی اسے بسنتر دیوتا کا اخ قرار دیتے ہوئے اس سے محفوظ ہوتے ہیں۔ اس کہاوت کے مصداق آریہ سماجی اخبارات کی بے حد دلچسپ پوزیشن ہے کہ جب ایک عیسائی رسالہ نے سوامی دیانند کے متعلق کچھ غیر مناسب الفاظ لکھے۔ تو ان اخبارات میں کئی کئی کالم لکھ کر مطالبہ کیا گیا۔ اور اب تک اس رسالہ کے خلاف ایجی ٹیشن جاری کرنے پر زور دیا جا رہا ہے۔ تاکہ اس رسالہ کے ایڈیٹر پر گورنمنٹ مقدمہ چلا کر اسے جیل بھیجے۔ اور جب ایک ہندو نے لکھنؤ میں اپنی شرانگیزی کا ثبوت دیتے ہوئے حضرت محمد (صلعم) کی توہین کی۔ تو کئی کئی کالم کے ایڈیٹوریل اس شخص پر مقدمہ نہ چلانے کے حق میں لکھے جا رہے ہیں۔ اور یہ مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ کہ اس شرانگیزی کو معاف کر دیا جائے۔

اگر کسی مذہب کے بانی کی توہین کرنا جرم ہے۔ اور مجرم کو سزا دی جانی چاہیئے۔ تو پھر کسی ایک کے ساتھ کیوں رعایت کی جائے۔ اور کیوں نہ ایسے تمام لوگوں کو ایک ہی کشتی میں سوار ہونے کے لئے مجبور کیا جائے۔ اور کیا یہ انصاف ہے۔ کہ رسول اللہ کی توہین کرنے والے کے خلاف قدم نہ اٹھایا جائے اور سوامی دیانند کی توہین کرنے والے کو جیل بھیجا جائے۔

آریہ سماجی اخبارات کو چاہیئے۔ کہ وہ کسی مسئلہ پر قدم اٹھاتے وقت حق و انصاف کو ہاتھ سے نہ چھوڑا کریں۔ یعنی اگر لکھنؤ کے ہندو کے صدق دلی کے ساتھ اظہار افسوس کرنے پر اسے معاف کیا جائے (ہماری رائے ہے۔ کہ اگر یہ شخص ایمانداری کے ساتھ اپنی غلطی کا اعتراف کرے۔ تو اسے معاف کر دیا جانا چاہیئے) تو اس عیسائی رسالہ کے اظہار ندامت پر بھی اسے معاف کر دیا جانا چاہیئے۔ کیونکہ ان دونوں کا سچے دل کے ساتھ معافی طلب کرنا اور دونوں کو معاف کر دیا جانا ان کو سزا دینے کے مقابلہ پر زیادہ اچھا ہے۔ اور دونوں کے ساتھ یکساں سلوک ہونا چاہیئے۔"

(اخبار ریاست دہلی ۱۶ رجنوری ۱۹۵۶ء)

مومن تاجر

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے پاک کلام قرآن مجید (پ۲۱ ع۷) میں فرمایا ہے۔ وما اٰتیتم من زکوٰۃ تریدون وجہ اللہ فاولٰئک ھم المضعفون۔

ترجمہ:- اور تم جو مال زکوٰۃ کے طور پر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے دیتے ہو پس یہی لوگ اپنے مال کو بڑھانے والے ہیں۔

مومن تاجر اور مالدار اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر یقین رکھتا ہوا شرح صدر سے اپنے مال پر واجب زکوٰۃ ہر سال ادا کر دیتا ہے۔ اور وہ بصیرت رکھتا ہے کہ اپنے مال میں منافع کی یقینی گارنٹی اس سے کوئی نہیں دے سکتا اور اگر بنظر غائر دیکھا جائے۔ تو ہر زکوٰۃ دہندہ مومن کے مال میں غیر معمولی برکت کے کھلے کھلے آثار نظر آتے ہیں پس جو تاجر اور مالدار دوست اپنے مال پر واجب زکوٰۃ ہر سال ادا نہیں کرتا۔ وہ یقیناً عقلمند اور دور اندیش تاجر کہلانے کا مستحق نہیں۔ آپ بھی محاسبہ کر لیں کہ آپ اپنی تجارت عقلمندی سے چلا رہے ہیں؟

ناظر بیت المال قادیان

* قادیان میں ہے۔ اور حضور قادیان کو زندہ اور اسلام کا جیتا جاگتا مرکز بنا ہوا دیکھنا چاہتے ہیں۔ اور اس تمنا کے بر آنے پر حضور کی نوے فی صدی صحت و توانائی لوٹ سکتی ہے۔

یہ تقریب اجتماعی دعا پر اختتام پذیر ہوئی

۴م کا آغاز کریں گے تو آپ کو اپنی اور اپنی اولاد کی بھی فکر ہو گی۔ سو ہمیں اپنی جانوں۔ نسلوں۔ اپنے ملک اور بنی نوع انسان پر رحم کرتے ہوئے تلافی مافات کرنی چاہیئے اور قادیان کو ایک فعال مرکز ثابت کرنا چاہیئے۔ مالی قربانیوں کی تلقین کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے مفلس بنتا ہے اللہ تعالیٰ اسے مفلس نہیں رہنے دیتا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے دوسرے ملک میں منتقل ہو جانے کی وجہ سے بھارت کے ہر فرد پر بہت بھاری ذمہ داریاں عائد ہو گئی ہیں۔ آپ میں سے ہر ایک کو اپنے علم۔ اپنی عقل اور اپنی کوشش غرضیکہ ہر چیز کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حضور جوابدہ ہونا پڑے گا۔ دعائیں کرو اور بہت دعائیں کرو۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا دل ہو

امتحان رسالہ سیرت حضرت مسیح موعودؑ

مؤلفہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ

نظارت تعلیم و تربیت قادیان کے زیر اہتمام اس رسالہ کا امتحان ۱۸ر مارچ کو منعقد ہو گا سیکرٹریان تعلیم و تربیت جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان امتحان میں شامل ہونے والے احباب و مستورات اور عزیزوں کے اسماء اور پتہ جات سے جلد اطلاع دیں۔

قادیان کی ایک خبر

جلسہ سالانہ کے ایام میں احباب تہجد کے اوقات میں بیت الدعاء۔ بیت الفکر اور مسجد مبارک میں اسلام کی ترقی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت عاجلہ کاملہ اور مبلغین کی کامیابی اور اپنی روحانی ترقی کے لئے نہایت عاجزی اور تضرع سے دعائیں کرتے تھے۔ مسجد مبارک میں تو آٹھ سال سے تہجد کی نماز باجماعت ہوتی ہے۔ جلسہ سالانہ میں احباب میں ایک خاص جوش اور ولولہ ہوتا ہے تا ان بابرکت ایام سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکیں۔ فجر کی اذان مسجد مبارک میں امیر قافلہ مکرم شیخ بشیر احمد صاحب دیتے تھے اور ہر روز تقریر یا درس سے احباب محظوظ ہوتے تھے۔

۲۸ دسمبر کو جلسہ اختتام پذیر ہو چکا تھا۔ ۲۹ر دسمبر سے احباب کی واپسی شروع تھی۔ اس روز بعد نماز فجر حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی نے ۱۸۹۵ء میں اپنے قبول اسلام کا واقعہ سنایا اور بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں مسجد مبارک میں ہی میرے قبول اسلام کی خواہش کا ذکر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ نے کیا۔ لیکن حضورؑ نے فرمایا کہ ہندوؤں کی طرف سے فتنہ کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ حضرت بھائی جی بالکل نوعمر تھے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے یہ عرض کرنے کا موقعہ عطا کیا کہ حضورؑ میں نے حضور کی دو کتابیں پڑھی ہیں۔ حضورؑ نے نظر اٹھا کر دیکھا اور دریافت فرمایا کہ کونسی۔ نام عرض کرنے پر حضور اس امر پر متفق ہو گئے۔ کہ حضرت بھائی جی اسلام قبول کر لیں۔

حضرت بھائی جی نے فرمایا کہ ان دونوں بزرگوں کا مقام حضرت مسیح موعودؑ کے نزدیک بہت ارفع تھا۔ لیکن ان کی سفارش وہ کام نہ کر سکی جو حضور کی کتب کا مطالعہ کر سکا اور میں قبول کر لیا گیا۔ جس سے ظاہر ہے کہ حضورؑ کی کتب میں ایک نور بھرا ہوا ہے۔ ان کا بار بار مطالعہ کریں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو فرمایا کہ جو شخص مسجد مبارک میں حسن قصد اور صحت نیت سے داخل ہو گا سوء خاتمہ سے محفوظ رہے گا۔ سو قادیان میں کثرت سے آکر ان پاک مقامات کی برکات سے اپنی جھولیاں بھر لو۔ حضرت بھائی جی نے مزید فرمایا کہ یہ خیال کرنا کہ برکات اور ترقیات کے مواقع گذشتہ زمانوں میں تو میسر تھے اب نہیں بہت مایوس کن خیال ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ؎

صحابہ سے ملا جس نے مجھ کو پایا

میں کہتا ہوں کہ جس نے مجھے پایا وہ حضور کے صحابہ سے ملا۔ بھائی جی نے کہا کہ مبارک ہو کہ فیوض کا دروازہ کھلا ہے۔ اور مایوسی کی کوئی وجہ نہیں۔

بعد ازاں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مختصر تقریر میں فرمایا کہ صحابہ کرامؓ ہمارے لئے ہدایت کا کام دیتے ہیں اور نجوم کی طرح مشعل راہ ہیں۔ حضرت بھائی جی ہندو تھے اور پھر اسلام قبول کیا جس سے ظاہر ہے کہ حضورؑ سے دیگر اقوام بھی نور حاصل کریں گی ہمیں یہ دیکھنا چاہیئے کہ ان بزرگوں نے کیا کیا کام کئے جن سے اللہ تعالیٰ راضی ہوا۔ حضرت مسیح موعودؑ راضی ہوئے تاہم بھی ان کے نقش قدم پر چل کر ایسے اعمال بجا لائیں۔ بیشک انسان اپنی طاقت کے اندر مکلف ہے۔ لیکن طاقت سے مراد وہ طاقت اور قوت ہے جس کا اللہ تعالیٰ کے حضور ہمیں جوابدہ ہونا ہوگا۔ ہمیں سوچنا چاہیئے کہ جو ذرائع ہمیں میسر ہیں۔ کیا ہم انہیں بروئے کار لا رہے ہیں۔ اور جب نتیجہ حسب منشاء نہ ہو تو اس کا یہی مطلب ہوتا ہے کہ صحیح طریق اختیار نہیں کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلعم کی عزت کے قیام کے لئے ہمیں اپنے پورے ذرائع اور پوری طاقت صرف کرنی چاہیئے۔ احباب کے لئے ضروری ہے کہ اپنے اعمال کا اور جماعت کے اعمال کا اس جہت سے ہمیشہ محاسبہ کرتے رہیں۔

بعد ازاں مکرم شیخ بشیر احمد صاحب نے مختصر تقریر میں بتایا کہ قادیان ایک زندہ مرکز کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور منشاء الٰہی یہ ہے کہ دنیا میں اسلام کا نور اسی مرکز سے پھیلے۔ سو آپ کوشش کریں تو یہ ثبوت دے سکتے ہیں کہ قادیان ایک زندہ مرکز ہے۔ اسی طرح آپ نے قرآن مجید کی برکات سے متمتع ہونے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں ؎

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

ہماری روحانی صحت کے ساتھ ہماری اولادوں اور دنیا کی روحانی صحت وابستہ ہے ہم خدا تعالیٰ کی روحانی فوج کے سپاہی ہیں۔ جنہوں نے کفر کے لشکر کو پچھاڑنا ہے۔ اس لئے ہم تساہل نہیں کر سکتے۔ آؤ ہم دعائیں کرتے ہوئے کلام الٰہی کے عشق کی درخواست کریں۔ اللہ تعالیٰ سے محبت ہم اس کے حسن سے آگاہ ہو کر ہی کر سکتے ہیں اور اسکے حسن سے آگاہی کے لئے اسکے کلام کا سمجھنا ضروری ہے اور کلام الٰہی کے ذریعہ ہی اللہ تعالیٰ سے بے پناہ محبت پیدا ہو سکتی ہے۔ سو اللہ تعالیٰ کے عشق میں کھوئے جانے کے لئے ہم دعائیں کریں اور اس عزم کے ساتھ آستانۂ الٰہی پر گریں کہ ہم خالی واپس نہ جائیں گے۔ اگر آپ اس جذبہ کے ساتھ مراجعت فرمائے وطن ہوں گے کہ آپ اپنی زندگی میں ایک نئے باب

(باقی ۴)

حدیہ جناب عبد العظیم صاحب تاجر کتب قادیان نے نوازی ہے [illegible] ۔ (ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

خطبہ جمعہ

دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل نزل به الروح الامین علیٰ قلبك کے نظارے دکھائے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۶ر دسمبر سنہ ۱۹۵۵ء بمقام ربوہ

(خطبہ نویس۔ مکرم سلطان احمد صاحب پیر کوٹی واقف زندگی)

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

دو تین دن سے

میری طبیعت

پھر کچھ خراب رہنے لگ گئی ہے۔ اس سے پہلے کئی دفعہ دن میں ایسا وقت بھی آتا تھا۔ جب دماغ بالکل صاف ہوتا تھا۔ پریشانی اور گھبراہٹ میں بھی کمی ہوتی تھی بعض اوقات خصوصاً مغرب کے بعد میں محسوس کرتا تھا کہ اس وقت طبیعت بالکل ٹھیک ہے۔ مگر اب دو تین دن سے دماغ پر بوجھ رہنے لگ گیا ہے۔ اسی طرح معدہ کی خرابی میں

کسی قدر اصلاح

ہو گئی تھی۔ مگر اب پھر یہ خرابی پیدا ہو گئی ہے۔ بھوک بند ہے پہلے یہ حالت تھی کہ میں صبح کا ناشتہ کر ہی نہیں سکتا تھا۔ حالانکہ ساری رات سونے کے بعد چاہیئے تو یہ تھا کہ ناشتہ کے لئے بھوک محسوس ہو۔ مگر میں ناشتہ بالکل نہیں کر سکتا تھا۔ بعض دفعہ ایسا ہوتا تھا کہ ایک بسکٹ ہاتھ میں لے کر ٹہلنا شروع کر دیا۔ اور آہستہ آہستہ کر کے وہ کھا لیا۔ اتنے میں چائے کی پیالی ٹھنڈی ہو گئی۔ اور وہ یکدم پی لی۔ پھر خدا تعالیٰ نے فضل فرمایا اور اس حالت میں کسی قدر افاقہ ہو گیا۔ اور میں بیٹھ کے ناشتہ کرنے لگ گیا۔ اور پھر علاوہ بسکٹ کے آلو کی بھجیا اور پھلکا بھی کھانے لگ گیا۔ اور چائے بھی پینے لگ گیا۔ اس سے پہلے کچھ اس قسم کی مرض تھی۔ کہ میں گرم چائے نہیں پی سکتا تھا۔ لیکن دو تین دن سے پھر طبیعت کچھ خراب ہو گئی ہے

میرا خیال ہے

کہ ڈاکٹر مجھے بار بار جلاب لینے سے منع کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اس کی عادت پڑ جائیگی۔ میں نے ان کی یہ بات مان لی۔ اور گو جیسا کہ انہوں نے کہا تھا اجابت تو ہوتی رہی ہے۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ انتڑیاں پوری طرح صاف نہیں ہوتی تھیں۔ اور اس کی وجہ سے دماغ پر کچھ بوجھ رہتا تھا۔ چنانچہ دو تین دن سے پھر طبیعت خراب ہو گئی ہے۔ بھوک میں تدریجاً کمی آنی شروع ہوئی۔ اور اب یہ حالت ہے کہ بھوک بالکل بند ہے۔ آج صبح میں ناشتہ نہیں کر سکا۔ پھر پہلے یہ ہوتا تھا۔ کہ اگر میں صبح کا ناشتہ نہ کر سکتا۔ تو دوپہر کے وقت بھوک لگ جاتی تھی۔ لیکن آج کھانے کے وقت بھی بھوک نہیں لگی گویا میں نے ساری رات بھی کچھ نہیں کھایا۔ پھر صبح سوا آٹھ بجے ناشتہ کے لئے بیٹھا تو ناشتہ بھی پورا نہیں کر سکا اور خالی ہاتھ اٹھ بیٹھا۔ پھر سوا بارہ بجے کے قریب کھانا کھانے کے لئے بیٹھا۔ تو پھر بھی بھوک محسوس نہ ہوئی۔ اور بغیر کچھ کھائے اٹھ بیٹھا۔ اب خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ شام کو کیا ہوگا میں کھانا کھا سکوں گا یا نہیں۔ اس لئے وہ دوست جو پہلے شغف اور توجہ کے ساتھ میری صحت کے لئے دعا کرتے تھے۔ ان کو پھر

دعا میں لگ جانا چاہیئے

کہ اللہ تعالیٰ میری موجودہ بیماری کی حالت کو بدل دے اور سکون اور اطمینان کی حالت پیدا کرے۔ اب سالانہ جلسہ بھی آرہا ہے اس موقعہ پر مجھے کچھ نہ کچھ بولنا پڑے گا۔ اس کی وجہ سے بھی طبیعت پر ایک بوجھ سا ہے۔ اور گھبراہٹ محسوس ہوتی ہے۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس بوجھ کو بھی اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور صحت کی جو یہ حالت ہے کہ دو دن خراب رہتی ہے دو دن ٹھیک ہو جاتی ہے۔ اور پھر دو دن خراب ہو جاتی ہے اس کو دور کر کے اس کی بجائے مستقل اطمینان اور سکون کی توفیق بخشے۔

اس کے بعد میں ایک بات بیان کرنی چاہتا ہوں۔ مگر اس سے پہلے تمہیداً کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

یاد رکھنا چاہیئے

کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو بشارات ملتی ہیں یا اس کی طرف سے بعض اخبار پر انسان کو اطلاع ملتی ہے۔ ان کو شائع کرنے کا اصل حکم شرعی نبی کو ہوتا ہے۔ اور ظلی طور پر ظلی اور بروزی نبی کو ہوتا ہے۔ شرعی نبی کو اشاعت کا حکم اس لئے ملتا ہے کہ اگر وہ اپنی وحی کو چھپا دے۔ تو لوگوں کو شریعت سے کیسے اطلاع ہو۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ شرعی نبی بھی بعض اوقات خیال کرنے لگ جاتا ہے کہ ایسا نہ ہو۔ کہ لوگوں کی طبائع پر یہ اثر ہو۔ کہ میں ان پر حکومت جتانا چاہتا ہوں۔ اور اس مقصد کے لئے میں اپنے الہامات کو شائع کرتا ہوں۔ اس لئے وہ بھی بعض اوقات چاہتا ہے کہ وہ اپنے الہامات کو چھپا دے۔ جیسا کہ

قرآن کریم کی بعض آیات

سے اس کا استدلال ہوتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے الہامات اور رؤیا و کشوف کی اشاعت میں حیا محسوس کی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی اس حالت کو دیکھ کر فرمایا بلغ ما انزل الیك جو کچھ تجھ پر نازل ہوتا ہے۔ اس کو لوگوں تک پہنچانا تیرا فرض ہے۔ کیونکہ اس سے تیری بعثت کا مقصد پورا ہوتا ہے

اسی قسم کے نبی کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ سنقرئك فلا تنسیٰ ہم تجھ پر ایسی وحی نازل کریں گے کہ تو اسے بھولے گا نہیں کیونکہ اگر

شریعت والا نبی

اپنی وحی بھول جائے۔ تو اس کی امت ان احکامات اور ہدایات سے محروم رہے گی۔ جو اس وحی میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئے تھے۔ لیکن غیر تشریعی نبی کے لئے یہ حکم نہیں ہوتا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کو دیکھ لو کئی جگہ لکھا ہے کہ فلاں الہام کا ایک ٹکڑا مجھے بھول گیا یا الہام ہوا تھا مگر اس کے الفاظ میں بھول گیا ہوں۔ ہاں اس کا مفہوم یہ تھا اگر آپ تشریعی نبی ہوتے۔ تو آپ کا بھولنا کتنا تباہی کا موجب ہوتا۔ پس تشریعی نبی کو وحی بھولا نہیں کرتی۔ ہاں غیر تشریعی نبی بعض اوقات اپنے الہامات یا ان کے کسی حصہ کو بھول جاتا ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی

یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے

کہ غیر تشریعی انبیاء کی وحی اور الہامات میں بھی بعض معارف ہوتے ہیں۔ اور بعض الہامات ایسے ہوتے ہیں جو پہلی شریعت کے کسی حصہ کی تشریح اور تفصیل ہوتے ہیں۔ اس لئے اس قسم کے الہامات غیر تشریعی انبیاء کو بھی نہیں بھولتے۔ کیونکہ الہامات بمنزلہ وحی اوّل ہوتے ہیں۔ اور جو الہام اور وحی بمنزلہ وحی اوّل ہو وہ بھی نہیں بھول سکتی۔ کیونکہ اس کے بھولنے سے بھی وہی نقصان ہو سکتا ہے جو سنقرئك فلا تنسیٰ والی وحی کے بھولنے سے ہوتا ہے۔

بعض دفعہ مجھے بھی کوئی کلمہ خدا تعالیٰ کا سننے کی توفیق ملتی ہے یا کوئی خواب آ جاتی ہے یا کوئی کشف ہوتا ہے۔ تو ہمارے سردار محمد مصطفےٰ

صاحب اس کو چھاپنے لگ جاتے ہیں۔ میں نے ان کو سمجھایا بھی ہے۔ کہ اس طرح زمانہ کے اصل ۔۔ کی

وحی میں ایک قسم کا تداخل

ہو جاتا ہے۔ یوں خوابوں اور الہامات کو بیان کرنا منع نہیں۔ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی نماز کے بعد مسجد میں بیٹھ جایا کرتے تھے۔ اور صحابہ سے پوچھتے تھے۔ کہ اگر کسی کو کوئی خواب آئی ہو۔ تو سناؤ اصل بات یہ ہے کہ اگر امام یا کسی بزرگ کے سامنے کوئی خواب یا کشف اس غرض سے بیان کیا جائے۔ کہ وہ دوسرے لوگوں کے لئے زیادتی ایمان کا موجب ہو تو وہ درست ہے۔ گو ایسا کرنا فرض نہیں (لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اپنے الہامات اور رؤیا اور کشوف کا بیان کرنا فرض تھا) اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہوتا کہ بعض اوقات ایک خواب کسی ایک فرد کو آتی ہے۔ لیکن وہ ہوتی ساری امت کے لئے ہے۔ اس لئے امام اس سے ساری امت کو اطلاع دے دیتا ہے۔ جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ایک صحابی کو اذان کے الفاظ سنائے گئے۔ اس نے وہ خواب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بیان کی۔ تو آپ نے فوراً سمجھ لیا۔ کہ یہ خواب اگرچہ اس شخص کو آئی ہے۔ مگر اس سے مراد میں ہوں۔ اس لئے اس اذان کو نماز کا حصہ بنا لینا چاہیئے۔ چنانچہ آپ نے مسلمانوں کو اذان دینے کا حکم دے دیا۔ اور اب سب مسلمان اذان کہتے ہیں۔ حالانکہ اذان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں نہیں بتائی گئی تھی۔ بلکہ ایک صحابی کو بتائی گئی تھا۔

اذان کے الفاظ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی خواب میں بتائے گئے تھے۔ مگر وہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے شرم کے مارے یہ الفاظ کسی اور کو نہ بتائے۔ کیونکہ وہ صحابی مجھ سے پہلے بیان کر چکے تھے۔ پس بعض اوقات خواب کے بیان کرنے کی یہ غرض بھی ہوتی ہے۔ کہ اگر اس کا اثر وسیع طور پر پیدا ہونے والا ہو۔ تو امام یا کوئی اور صاحب اثر بزرگ اس کو ساری جماعت میں پھیلا دے۔ یا امام خود دیکھے۔ کہ وہ خواب اثر رکھنے والی ہے۔ اور سارے لوگوں کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ تو وہ اسے لوگوں میں پھیلا دے تا وہ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ لیکن اس طرح خواب کو ستا نا محض بطور نقل کے ہے۔ فرض نہیں۔

پھر بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ کسی شخص کو کوئی منذر خواب آ جاتی ہے لیکن

علم تعبیر الرؤیا

سے ناواقف ہونے کی وجہ سے وہ اسے سمجھ نہیں سکتا۔ وہ اسے امام یا کسی اور بزرگ کے سامنے بیان

کر دیتا ہے۔ اور وہ اس کو خواب کے منذر پہلو سے واقف کر دیتا ہے۔ اور اسے استغفار کرنے یا صدقہ دینے کی تلقین کر دیتا ہے۔ اس طرح اس کو فائدہ پہونچ جاتا ہے۔ لیکن اس قسم کی خواب بھی ایسے شخص کو ہی بیان کرنی چاہیئے جسے علم نہ ہو۔ کہ خواب منذر ہے یا نہیں۔ ورنہ اگر اسے پتہ لگ جائے۔ کہ وہ خواب منذر ہے۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم یہی ہے۔ کہ اسے لوگوں کے سامنے بیان نہ کیا جائے۔ کیونکہ آپ فرماتے ہیں کہ انذاری خوابیں اگر متواتر آئیں۔ تو وہ شیطانی ہوتی ہیں۔ لیکن مبشر خوابیں خدا تعالےٰ کی طرف سے ہوتی ہیں۔

بہر حال ہم سب

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کے ایک قسم کے نائب اور قائم مقام ہیں۔ ہاں آگے درجات میں فرق ہے۔ یعنی کوئی بڑے مقام کا نائب ہے۔ اور کوئی چھوٹے مقام کا۔ لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ ہر احمدی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک رنگ میں خلیفہ اور قائم مقام ہے۔ جیسے ہر مسلمان رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک طرح خلیفہ اور قائم مقام ہے۔ بشرطیکہ وہ کوشش کرے۔ کہ آپ کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پھیلائے۔ اس لئے ہم اپنے رؤیا و کشوف دوسرے دوستوں کو بتا دیتے ہیں۔ تا وہ ان کے

ایمان کی تقویت

کا موجب ہوں۔ اور اس طرح کئی لوگ ان سے فائدہ اٹھا لیتے ہیں۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر بعض باتیں صحابہ کے سامنے بیان فرمائیں۔ اور پھر فرمایا۔ فلیبلغ الشاھد الغائب۔ یعنی جو لوگ یہاں موجود ہیں۔ وہ میری ان باتوں کو ان لوگوں تک پہنچا دیں۔ جو یہاں موجود نہیں۔ کیونکہ کئی لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جو سننے والوں کی نسبت زیادہ نصیحت حاصل کر لیتے ہیں۔ اس تمہید کے بعد میں دوستوں کو یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ

میں جب انگلستان میں تھا

تو ایک دن اخبار الفضل آیا۔ اس میں یہ خبر چھپی ہوئی تھی۔ کہ سید نذیر حسین صاحب گھٹیالیاں والے فوت ہو گئے ہیں۔ سید نذیر حسین صاحب پرانے صحابہ میں سے تھے۔ اس لئے طبعاً ان کی وفات کا مجھے صدمہ پہونچا۔ میں ان کے لئے دعا کرتے کرتے سو گیا۔ تو میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ ایک عورت مجھ سے ملنے کے لئے آئی ہے۔ اس نے "سوسی" کی شلوار پہنی ہوئی ہے۔ اس کا کرتہ اور دوپٹہ سفید ہے۔ سوسی ایک کپڑے کا نام ہے جو پرانے زمانہ میں

پنجاب میں اکثر استعمال میں آتا تھا۔ اس کپڑے کے درمیان سرخ یا سفید دھاریاں ہوتی تھیں یا اس میں مختلف قسم کے نشان ہوتے تھے۔ اب اس کپڑے کا رواج نہیں رہا۔ کیونکہ اب اس سے اچھی قسم کے کپڑے نکل آئے ہیں۔ بہر حال وہ عورت میرے سامنے آئی۔ اور اس نے مجھے سلام کیا۔ میں سمجھتا ہوں (یا وہ خود کہتی ہے) کہ

سید نذیر حسین صاحب مرحوم

کی بیوی ہے۔ وہ سلام کر کے واپس لوٹی۔ تو میں نے اُسے بلایا۔ اور کہا۔ بی بی ذرا بات سنو۔ جب وہ میرے پاس آئی۔ تو جس طرح مجھے بیداری کے عالم میں یہ فکر تھا۔ کہ سید نذیر حسین صاحب کا معلوم نہیں کوئی بیٹا بھی ہے یا نہیں۔ اسی طرح خواب میں بھی مجھے یہی فکر ہے۔ اور میں نے اس سے دریافت کیا۔ کہ بی بی سید نذیر حسین صاحب کی کوئی اولاد بھی ہے؟ اس نے کہا۔ سید نذیر حسین صاحب کی اولاد مجھ سے تو نہیں۔ مگر دوسری بیوی سے ہے۔ اب مجھے یہ پتہ ہی نہیں تھا۔ کہ سید نذیر حسین صاحب مرحوم کی دو بیویاں تھیں۔ اس لئے اس خواب کی وجہ سے میں حیران تھا کہ اس کا کیا مطلب ہے۔ ان دنوں

چودھری ظفر اللہ خاں صاحب

ایک لیکچر کے لئے امریکہ گئے ہوئے تھے۔ ہالینڈ سے وہ چھٹی پر آئے ہوئے تھے۔ امریکہ سے واپسی پر وہ میری خاطر انگلستان آئے۔ اور گو وہاں ہر روز بڑے بڑے آدمی ان کی دعوتیں کرتے رہتے تھے۔ کبھی پاکستان اور ہندوستان سے گئے ہوئے لوگ ان کو دعوتوں پر بلا لیتے تھے۔ اور کبھی ایمبیسی والے انہیں دعوت پر بلا لیتے تھے۔ مگر کسی نہ کسی طرح وہ ان سے پیچھا چھڑا کر میرے ساتھ کھانا کھانے کے لئے آ جاتے تھے۔ بہر حال جب چودھری صاحب انگلستان آئے۔ تو میں نے خیال کیا۔ کہ یہ بھی ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے ہیں۔ شاید سید نذیر حسین صاحب کے خاندان کے متعلق انہیں کچھ علم ہو۔ چنانچہ میں نے ان کے سامنے

اپنی خواب بیان کی

اور دریافت کیا۔ کہ آپ کے نتھیال بھی اسی علاقہ کے ہیں۔ کیا آپ کو اس بات کا علم ہے۔ کہ سید نذیر حسین صاحب مرحوم کی ایک بیوی تھی یا دو بیویاں تھیں۔ چودھری صاحب نے جواب دیا۔ کہ ذاتی طور پر تو مجھے اس کا علم نہیں۔ ہاں میرا خیال ہے کہ ایک دفعہ مجھ سے میرے ماموں چودھری عبد اللہ خاں صاحب نے (جو گھٹیالیاں کے قریب ہی ایک گاؤں داتا زید کا کے رہنے والے تھے) میرے

سامنے ذکر کیا تھا۔ کہ سید نذیر حسین صاحب کی دو بیویاں ہیں۔ مگر مجھے یہ علم نہیں۔ کہ آیا ان کی کوئی اولاد بھی ہے یا نہیں۔

پندرہ سولہ دن کی بات ہے

میں عصر کی نماز پڑھا کر کچھ دیر کے لئے مسجد میں بیٹھ گیا۔ تو میں نے ایک دوست چودھری محمد عبد اللہ صاحب کو دیکھا۔ جو ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے ہیں۔ اور داتا زید کا کے حلقہ کی جماعت کے نائب امیر ہیں۔ میں نے ان کو آگے بلایا۔ اور کہا کہ ضلع سیالکوٹ کی جماعت کچھ سست رہنے لگ گئی ہے۔ انہوں نے کہا نہیں۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے ضلع سیالکوٹ کی جماعت نے سیلاب کے دنوں میں بہت اچھا کام کیا ہے۔ پھر میں نے کہا۔ شاید جماعت کے لوگ چندہ کی طرف کم توجہ دینے لگے ہیں۔ انہوں نے کہا بات یہ ہے۔ کہ

سیلاب کی وجہ سے

کچھ وقت تک چندے آ ہی نہیں سکے تھے۔ اب میں دو ہزار دیا تھا۔ شاید انہوں نے تین ہزار کہا) روپیہ اپنے ساتھ لایا ہوں۔ اور وہ کل میں خزانہ میں جمع کرا دوں گا۔ میں نے سمجھا کہ یہ بھی داتا زید کا کے علاقہ کے رہنے والے ہیں۔ اس لئے میں انہیں بھی اپنی خواب سنا دوں۔ چنانچہ میں نے ان کو یہ خواب سنائی۔ اور ان سے دریافت کیا۔ کہ کیا آپ کو اس کے متعلق کچھ علم ہے۔ کہ سید نذیر حسین صاحب کی دو بیویاں تھیں۔ یا ایک بیوی تھی۔ اور پھر کیا ان کی دوسری بیوی سے کوئی اولاد ہے؟ اسی وقت

بعض دوسرے دوست

بھی پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ غالباً وہ پندرہ بیس کے قریب ہوں گے۔ انہوں نے کہا۔ کہ اس بات کا مجھے تو علم نہیں۔ کہ آیا سید نذیر حسین صاحب کی دو بیویاں تھیں۔ یا ایک بیوی تھی۔ ہاں اتنا ضرور علم ہے۔ کہ ان کا ایک بیٹا موجود ہے۔ لیکن وہ کس بیوی سے ہے۔ اس کا مجھے علم نہیں۔

اتفاق کی بات ہے کہ آج ڈاک آئی۔ تو اس میں ایک خط چودھری محمد عبد اللہ صاحب کا بھی نکل آیا۔ انہوں نے لکھا ہے۔ کہ پچھلے دنوں میں ربوہ گیا تھا۔ تو حضور نے ایک دن مسجد میں مجھ سے دریافت فرمایا تھا۔ کہ کیا سید نذیر حسین صاحب مرحوم کی دو بیویاں تھیں یا ایک اور پھر ان کا جو بیٹا موجود ہے وہ کس بیوی سے ہے۔ میں نے کہا تھا۔ کہ مجھے اس کا علم نہیں۔ میں واپس آیا۔ تو میں نے سید نذیر حسین صاحب مرحوم کے بیٹے کو سارا واقعہ سنایا۔ اس نے کہا۔ یہ

درست ہے کہ میرے والد سید نذیر حسین صاحب مرحوم کی دو بیویاں تھیں۔ اور میں دوسری بیوی سے ہی ہوں ان کی پہلی بیوی بد چلن کی تھی جس سے ان کی کچھ ناچاقی ہو گئی تھی۔ اور انہوں نے اسے طلاق دے دی تھی۔ اس کے بعد انہوں نے میری والدہ سے شادی کی۔ اور ان سے میں پیدا ہوا۔ اب دیکھو کہ میں لنڈن میں بیٹھا ہوا ہوں وہاں

اللہ تعالےٰ کے فرشتے آتے ہیں

اور مجھے بتاتے ہیں کہ سید نذیر حسین صاحب مرحوم کی اولاد ہے۔ اور ان کی دوسری بیوی سے ہے۔ میں چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب سے پوچھتا ہوں کہ کیا سید نذیر حسین صاحب کی دو بیویاں تھیں اور کیا ان کی اولاد دوسری بیوی سے ہے۔ تو وہ کہتے ہیں مجھے ان کے کسی بیٹے کا تو علم نہیں۔ ہاں میں نے اپنے ماموں چوہدری عبد اللہ خاں سے سنا تھا۔ کہ ان کی دو بیویاں تھیں۔ پھر یہاں آ کر چوہدری محمد عبد اللہ صاحب سے جو اس حلقہ کے نائب امیر ہیں میں دریافت کرتا ہوں۔ تو وہ کہتے ہیں

سید نذیر حسین صاحب

کا ایک بیٹا تو ہے۔ اور وہ ہمارے سکول میں مدرس ہے۔ لیکن مجھے اس بات کا علم نہیں کہ سید نذیر حسین صاحب مرحوم کی دو بیویاں تھیں۔ اور وہ لڑکا ان کی دوسری بیوی سے ہے۔ واپس جا کر وہ سید نذیر حسین صاحب کے بیٹے سے پوچھتے ہیں۔ تو وہ انہیں بتاتا ہے کہ ٹھیک واقعہ میرے والد کی دو بیویاں تھیں۔ پہلی بیوی بد چلنی کی تھی۔ جسے انہوں نے طلاق دے دی تھی بعد میں انہوں نے میری والدہ سے شادی کی تھی۔ غرض اس طرح

اللہ تعالےٰ کے فرشتے

جنہیں خدا تعالےٰ کسی خاص چیز کا علم دے دیتا ہے۔ آتے ہیں۔ اور دنیا میں بعض انسانوں کو خدا تعالےٰ کے اشارہ سے کسی چیز کے متعلق کچھ بتا دیتے ہیں۔ لیکن پھر بھی شرعی وحی اور غیر شرعی وظلی وحی میں ایک فرق ہوتا ہے۔ اور وہ فرق یہ ہے کہ ہر شرعی وحی نبی کے قلب پر بھی نازل ہوتی ہے۔ جیسے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وانہ لتنزیل رب العالمین۔ نزل بہ الروح الامین علےٰ قلبک (شعراء ع۱۱)

یعنی یہ وحی جو رب العلمین کی طرف سے نازل ہوئی ہے اسے روح الامین نے میرے قلب پر نازل کیا ہے۔ چونکہ اس وحی کے متعلق آپ کو حکم ہوتا ہے۔ کہ انا اول المومنین کہو۔ اس لئے یہ قلب پر نازل ہوتی ہے۔ وہ ایمان کو مضبوط کرتی چلی جاتی ہے۔ دوسری وحی سے کوئی فائدہ اٹھاتا ہے تو اٹھا لیتا ہے اور اگر فائدہ نہ اٹھائے تو اس کی مرضی ہوتی ہے۔

کئی لوگوں نے اس آیت سے

غلطی کھاتی ہے

حضور نے فرمایا بہائیوں کو اس سے غلطی لگی ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ جو خیال دل میں آ جائے وہ وحی ہوتا ہے۔ حالانکہ قرآن کریم اور احادیث سے پتہ لگتا ہے کہ وحی زبان پر نازل ہوتی ہے۔ مثلاً قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا ہے۔ لاتحرك به لسانك لتعجل به۔ کہ تو زبان کو جلدی جلدی حرکت نہ دیا کر۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ وحی زبان پر بھی نازل ہوتی ہے۔ اصل میں یہ

دوہری وحی ہوتی ہے

یہ وحی زبان پر بھی نازل ہوتی ہے۔ اور دل پر بھی اس کا نزول ہوتا ہے۔ تاکہ وہ مضبوط ہو جائے لیکن دوسروں کو جو وحی ہوتی ہے وہ بروزی اور ظلی طور پر ہوتی ہے۔ اس قسم کی ہر وحی قلب پر نازل نہیں ہوتی۔ وہ بعض دفعہ کان پر نازل ہوتی ہے۔ مثلاً انسان ایک کلام سنتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے یہ الہام ہوا ہے یا اس کی زبان پر کچھ الفاظ جاری ہو جاتے ہیں۔ اور وہ کہتا ہے۔ مجھے الہام ہوا ہے یا یہ کلام میری زبان پر جاری ہوا ہے۔ مگر تشریعی انبیاء کی جو وحی ہوتی ہے یا بعض اوقات ظلی اور بروزی انبیاء کی وحی بھی صرف کان اور زبان پر ہی نازل نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ ایک وقت میں کان یا زبان اور اس کے ساتھ قلب پر بھی نازل ہوتی ہے۔ بلکہ

حقیقت یہ ہے

کہ وہ تین جگہ نازل ہوتی ہے۔ ایک تو وہ زبان یا کان پر نازل ہوتی ہے دوسرے وہ قلب پر نازل ہوتی ہے اور تیسرے وہ دماغ پر نازل ہوتی ہے۔ جیسے قرآن کریم پر آتا ہے کہ یہ وحی کتاب مکنون میں ہے۔ یعنی یہ وحی ایک طرف تو اس قرآن میں نازل کی گئی ہے اور دوسری طرف اسے انسانی فطرت کے اندر رکھدیا گیا ہے۔ پس تشریعی انبیاء کی وحی زبان یا دل پر نازل ہونے کے علاوہ قلب پر بھی نازل ہوتی ہے۔ اور میخ کی طرح دل میں گڑ جاتی ہے۔ میں پہلے بھی یہ واقعہ سنا چکا ہوں۔ کہ گذشتہ عید کے دن

انگلینڈ کے ایک ادیب ڈسمنڈ شا

نے جو وہاں کے بہترین ادیبوں میں شمار ہوتا ہے۔ ایک تقریر کی۔ جس میں اس نے بتایا۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سب سے بڑے امن پسند نبی تھے۔ مگر سارے لوگ آپ کو سب سے بڑا امن پسند نبی نہیں مانتے بلکہ افسوس ہے کہ خود آپ کے متبع تھوڑے سے تھوڑے اختلاف پر آپس میں ایک دوسرے کی گردن کاٹنے لگ جاتے ہیں۔ (اس کا ہماری طرف اشارہ تھا) حالانکہ آپ سب سے بڑے امن پسند نبی تھے۔ اس تقریر کے موقعہ پر بہت سے انگریز بھی موجود تھے۔ ڈسمنڈ شا نے کہا۔ میرے عیسائی دوست جو اس وقت یہاں بیٹھے ہیں کہیں گے کہ تم تو عیسائی ہو۔ پھر تم یہ کیا بات کہہ رہے ہو لیکن میں یہ بات کہنے پر مجبور ہوں۔ کیونکہ میں نے اسلام کا بڑا مطالعہ کیا ہے۔ اور

مجھے یقین ہے

کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ امن پسند نبی کوئی نہیں تھا۔ اس نے پھر کہا کہ لوگ کہیں گے کہ تو تو عیسائی ہے پھر تیرا عیسےٰ علیہ السلام کے متعلق کیا خیال ہے۔ میں کہوں گا بے شک عیسےٰ علیہ السلام بھی امن پسند نبی تھے لیکن وہ محمد (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) سے دوسرے درجہ پر ہیں۔ تقریر کے بعد سب لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔ میں بھی اپنے مکان کی طرف جو قریب ہی تھا جانے کے لئے چل پڑا۔ میں اپنے مکان کی طرف جا رہا تھا کہ میں نے اپنے پیچھے قدموں کی آہٹ سنی۔ میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو ڈسمنڈ شا آ رہا تھا۔ میں نے کہا ڈسمنڈ شا تقریر تو ختم ہو چکی ہے۔ اور لوگ اپنے گھروں کو واپس چلے گئے ہیں۔ لیکن آپ میرے پیچھے آ رہے ہیں وہ کہنے لگا میرے دل میں ایک خیال آیا تھا جس کی وجہ سے میں مجبور ہو گیا تھا۔ کہ آپ کے پیچھے پیچھے آؤں۔ اس نے کہا میں آپ سے اس بات کا ذکر کرنے آیا تھا کہ جب میں اپنی تقریر میں یہ کہہ رہا ہوتا ہوں کہ محمد رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم)

سب سے بڑے امن پسند نبی تھے

تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ خدا میری زبان سے بول رہا ہے۔ لیکن پھر بھی لوگ اس بات کو مانتے نہیں۔ حالانکہ میں سمجھ رہا ہوتا ہوں کہ خدا میری زبان سے بول رہا ہے۔ میں نے کہا۔ ڈسمنڈ شا اصل بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ جب کوئی بات منوانا چاہتا ہے۔ تو وہ اسے انسان کے دل پر نازل کیا کرتا ہے۔ تمہاری زبان پر خدا بولتا ہے تو وہ بات لوگوں کے کانوں میں جاتی ہے۔ ان کے اندر داخل نہیں ہوتی۔ لیکن جب خدا ان کے دل میں بولے گا۔ تو وہ سارے ماننے لگ جائیں گے۔ اس پر وہ ہنس پڑا اور کہنے لگا ہاں یہ بات ٹھیک ہے۔ خدا میری زبان سے بولتا ہے اور پھر وہ بات دوسرے لوگ میرے واسطہ سے سنتے ہیں۔ اس لئے ان پر اثر نہیں ہوتا۔ اگر وہ ان کے دل میں بولے تو وہ ضرور ماننے لگ جائیں۔

یہ وہی حقیقت ہے

جس کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے نزل به الروح الامین علی قلبك۔ یعنی چونکہ یہ وحی تیرے قلب پر نازل ہوتی ہے۔ اس لئے تیرے اندر اس وحی کے متعلق غیر معمولی استقامت پائی جاتی ہے۔ اور تو کہتا ہے کہ اگر تم سورج کو میرے دائیں ہاتھ پر اور چاند کو میرے بائیں ہاتھ پر لا کر رکھ دو۔ اور پھر مجھ سے کہو کہ میں خدائے واحد کی توحید کی اشاعت کرنے سے رک جاؤں۔ تو میں ایسا نہیں کروں گا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی وحی میرے دل پر نازل ہوئی ہے۔ اگر وہ میرے قلب پر نازل نہ ہوتی۔ تو میں تمہاری باتوں کو بھی سنتا۔ لیکن اب یہ سوال باقی نہیں رہا کہ میں تمہاری بات بھی سنوں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے میرے دل پر اپنی وحی نازل کی ہے۔ اور میرے دل میں

آہنی میخ کی طرح

توحید کا عقیدہ راسخ کر دیا ہے۔ بہرحال جیسا کہ میں نے بتایا ہے بعض لوگوں نے اس آیت سے دھوکہ کھایا ہے اور وہ یہ سمجھنے لگ گئے ہیں کہ جو خیال دل میں پیدا ہو وہ وحی ہوتی ہے۔ حالانکہ وحی زبان اور کان پر نازل ہوتی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کا قلب پر بھی نزول ہوتا ہے تاکہ اس کی تائید ہو جائے۔ پھر اگر قرآن کریم میں صرف یہی آیت ہوتی کہ نزل به الروح الامین علی قلبك تو بھی دھوکہ لگ سکتا تھا۔ اس کے علاوہ اور بھی بعض آیات قرآن کریم میں آتی ہیں۔

جن سے معلوم ہوتا ہے

کہ وحی کان اور زبان پر بھی نازل ہوتی ہے۔ مثلاً جیسا کہ میں نے پہلے بھی بتایا ہے۔ ایک آیت تو یہی ہے کہ لاتحرك به لسانك لتعجل به کہ تو جلدی جلدی اپنی زبان نہ ہلا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ لسان پر بھی وحی نازل ہوتی ہے پھر حدیث میں آتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض اوقات وحی صلصلة الجرس کی طرح آتی ہے۔ اور صلصلة الجرس یعنی گھنٹی کی آواز کو کان کے ذریعہ سنا جاتا ہے اسی طرح آپ فرماتے ہیں۔

لا حیانا یتمثل لی الملك رجلا فیکلمنی فاعی ما یقول (بخاری باب کیف کان بدء الوحی)

کہ کبھی فرشتہ آدمی کی شکل میں متمثل ہو کے میرے پاس آ جاتا ہے۔ اور وہ مجھ سے کلام کرتا ہے اور میں اس کی باتوں کو یاد کر لیتا ہوں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وحی زبان اور کان پر بھی نازل ہوتی ہے لیکن ساتھ ہی اس کا دل پر بھی نزول ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ شخص جس پر وحی نازل ہوتی ہے سب سے بڑا مومن ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کے کانوں اور زبان کے علاوہ ساتھ اس کے دل پر بھی وحی کا نزول ہوتا ہے۔ اور چونکہ سارے عقائد اور خیالات دل سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے اگر دل پر وحی نازل ہو گی۔ تو یہ سارے چیزیں آپ ہی درست ہو جاتی ہیں۔ غرض

وحی کے کئی مراتب

ہوتے ہیں۔ انبیائے تشریعی کی وحی اور درجہ کی ہوتی ہے۔ اور انبیائے بروزی اور ظلی کی وحی اور درجہ کی ہوتی ہے۔ انبیائے بروزی اور ظلی وحی کو بھول سکتے ہیں۔ لیکن انبیائے تشریعی اپنی تشریعی وحی کو نہیں بھولتے۔ کیونکہ اگر شریعت ہی بھول جائے۔ تو ان کی امت تباہ ہو جائے۔ اسی طرح انبیائے بروزی اور ظلی کی ایسی وحی بھی جو کسی سابقہ حکم کی تفصیل بیان کرنے یا کسی خاص نکتۂ معرفت کے بیان کرنے کے لئے آتی ہے نہیں بھولتی۔ کیونکہ اس کے لئے بھی وہی قانون جاری ہے۔ جو شرعی وحی کے لئے ہے۔ اور اس کی بھی لوگوں کو ضرورت ہوتی ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں

کہ عام وحی کی بھی ایک قسم کی حفاظت ہوتی ہے۔ مثلاً اگر یہ وحی ہو۔ کہ فلاں دشمن مر جائے گا یا طاعون آ جائے گی۔ تو اس وحی کی بھی ایک قسم کی حفاظت ہوتی ہے۔ کیونکہ اگر وہ اخبار غیبیہ جو پر خدا تعالیٰ اپنے کسی بندہ کو اطلاع دیتا ہے۔ سارے کی ساری بھول جائیں۔ تو وہ لوگوں کو سنائی کیسے جا سکیں لیکن بہرحال اسے وہ مقام حاصل نہیں ہوتا۔ جو تشریعی وحی کو حاصل ہوتا ہے۔ کہ اس کے ایک ایک لفظ اور ایک ایک شوشہ کی حفاظت ہوتی ہے۔ مثلاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بعض جگہوں پر تحریر فرمایا ہے کہ مجھ پر ایک وحی نازل ہوئی تھی۔ جس کے الفاظ تو بھول گئے ہیں۔ لیکن اس کا مفہوم یہ تھا۔ پھر بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ وحی کا ایک حصہ یاد رہتا ہے۔ اور دوسرا بھول جاتا ہے اس کی مثالیں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات میں ملتی ہیں۔ بہرحال

ہر سخنے وقتے و ہر نکتہ مقامے دارد

ہر بات اور ہر نکتہ کا ایک وقت اور مقام ہوتا ہے لوگ عام طور پر نبی کے لفظ پر چڑتے ہیں حالانکہ انبیاء بھی کئی درجوں کے ہوتے ہیں۔ جس کو خدا نبی کہہ دیتا ہے۔ وہ نبی تو ہوتا ہے۔ لیکن یہ ضروری نہیں۔ کہ سارے نبی ایک ہی مقام کے ہوں۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی نبی ہیں۔ اور عیسےٰ اور موسیٰ علیہم السلام بھی نبی تھے۔ مگر کیا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کیا موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام ان سب کا الگ الگ مقام اور درجہ ہے۔ یہی نبی نبی میں فرق ہے۔ اسی طرح مومن مومن میں بھی فرق ہے۔ حضرت ابوبکرؓ بھی مومن تھے۔ اور وہ چھوٹے سے چھوٹے صحابی بھی مومن تھے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آخری عمر میں آپ پر ایمان لائے۔ وہ تابعی بھی

مومن تھے۔ جو چھوٹی عمر میں آخری صحابی کو اس کی آخری عمر میں ملے اور تبع تابعی بھی مومن تھا جو کسی آخری تابعی کو اس کی آخری عمر میں ملا۔ پھر وہ تبع تبع تابعی بھی مومن تھا جو آخری تبع تابعی کو اس کی آخری عمر میں ملا۔ پھر آج کل کے مسلمان بھی مومن ہیں۔ لیکن سب مومنوں میں درجہ کا فرق ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں

پشاور کے ایک مخلص دوست حافظ محمدؐ صاحب تھے۔ وہ ایک دفعہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قادیان گئے۔ مولوی غلام حسین صاحب مرحوم بھی ساتھ تھے۔ رستہ میں یہ بات شروع ہوگئی کہ مومن کا کیا مقام ہوتا ہے۔ اور آیا ہم مومن ہیں یا نہیں۔ ان کے ساتھ جتنے احمدی تھے۔ ان سب نے انکسار کے ساتھ یہ کہنا شروع کر دیا۔ توبہ توبہ ہم تو اپنے آپ کو مومن کہنے کی جرأت نہیں کر سکتے۔ یہ بڑی گستاخی ہے۔ حافظ محمد صاحب بڑے جوشیلے احمدی تھے۔ وہ کہنے لگے اچھا اگر تم مومن نہیں ہو۔ تو میں آج کے بعد تمہارے پیچھے نماز نہیں پڑھوں گا۔ میں نے تو مومنوں کی اقتداء میں نماز پڑھنی ہے۔ اگر تمہیں خود بھی یقین نہیں کہ تم مومن ہو۔ تو میں تمہارے پیچھے نماز کیوں پڑھوں۔ چنانچہ انہوں نے ان احمدیوں کی اقتداء میں نماز پڑھنی چھوڑ دی۔ اس طرح ایک سال گذر گیا۔ اگلے جلسہ پر پھر یہ سب لوگ قادیان گئے۔ تو مولوی غلام حسین صاحب مرحوم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ذکر کیا کہ حافظ صاحب نے ہماری اقتداء میں نماز پڑھنی چھوڑ دی ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہوئی ہے۔ آپ انہیں سمجھائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حافظ محمد صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ حافظ صاحب اتنی سختی نہیں کرنی چاہئیے۔ مگر بات آپ کی ہی ٹھیک ہے۔ اگر انسان اپنی ذات پر بھی حسن ظنی نہیں کرتا۔ اور اپنے آپ کو مومن نہیں سمجھتا تو اسے دوسروں نے کیا مومن سمجھنا ہے۔ پس اپنے اوپر بدظنی کرنا بہت بری چیز ہے۔ اس سے پرہیز کرنا چاہئیے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ بھی اپنے بندے کے ساتھ وہی سلوک کرتا ہے۔ جس کی وہ اس سے امید کرتا ہے۔ پس انسان کو سمجھنا چاہئیے۔ کہ جب اس میں بعض کمزوریاں اور نقائص بھی ہوں۔ اگر وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان لایا ہے قرآن کریم پر ایمان لایا ہے۔ خدا تعالیٰ کی توحید کا اس نے اقرار کیا ہے۔ پھر وہ مومن کیوں نہیں۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے۔ کہ وہ بڑے درجے کا مومن نہ ہو۔ بلکہ چھوٹے درجہ کا مومن ہو . . . . لیکن مومن ہونے سے انکار نہیں کرنا چاہئیے۔ انگوائری کمیشن کے سامنے میں نے یہی بیان کیا تھا۔ کہ جس طرح

ایمان کے مختلف مدارج ہیں

اسی طرح کفر کے بھی مختلف مدارج ہیں۔ یہ ضروری نہیں۔ کہ جس شخص کے لئے کافر کا لفظ استعمال کیا جائے۔ اس کے متعلق یہ سمجھا جائے۔ کہ وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہی منکر ہے بلکہ کفر کے معنے صرف انکار کرنے کے ہیں۔ اور انکار ایسے شخص کا بھی ہو سکتا ہے۔ جس پر حجت پوری نہیں ہوئی۔ ایسا آدمی باوجود منکر ہونے کے بری الذمہ ہے۔ اس پر خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی الزام نہیں۔ اور انکار ایسے شخص کا بھی ہو سکتا ہے۔ جس پر حجت تو پوری ہوگئی ہو۔ لیکن وہ عقل کا پورا نہ ہو۔ ایسا شخص بھی منکر تو کہلائے گا۔ لیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ قابل مواخذہ نہیں ہوگا۔ پھر منکر وہ شخص بھی ہوگا کہ جس پر حجت پوری ہوگئی ہے۔ اور وہ عقل بھی رکھتا ہے۔ اور پھر وہ خدا تعالیٰ کی بات کا بغض انکار کرتا ہے۔ ایسا شخص قابل مواخذہ ہے۔

بہرحال انکار کرنے والوں میں تو وہ سب جمع ہوں گے۔ لیکن سزا اور جزا کے نیچے یہ سب جمع نہیں بلکہ ہر ایک کا درجہ اور اس کی جزا و سزا الگ الگ ہے۔

بہرحال اللہ تعالیٰ کی باتیں پوری ہوتی رہتی ہیں۔ لیکن انسان کو ہمیشہ یہ دعا کرنی چاہیئے۔ کہ اے اللہ! تو نے نزل بہ الروح الامین علیٰ قلبک والا نظارہ دکھا۔ اور جو خبریں ہمیں دے۔ گو وہ ہمارے درجہ کے ہی مطابق ہوں مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اسے ہمارے دلوں پر بھی نازل کر۔ تاہمیں تیرے کلام پر یقین پیدا ہو جائے۔ اور ہم کبھی بھی تیری کسی بات پر شبہ نہ کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ان دنوں گورداسپور میں

کرم دین کی طرف سے مقدمہ

دائر تھا۔ ایک دن کسی شخص نے آپ کو خبر دی۔ کہ آریوں نے مجسٹریٹ سے کہا ہے۔ کہ تم نے مرزا صاحب کو ضرور سزا دینی ہے۔ ورنہ تمہاری قوم تم سے ناراض ہو جائے گی۔ اور اس نے اس سے وعدہ کر لیا ہے۔ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لیٹے ہوئے تھے۔ آپ یہ خبر سنتے ہی اٹھ بیٹھے۔ اور فرمایا۔ خدا کے شیر پر ہاتھ ڈالنے والا کون ہوتا ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کرم دین کو اس مقدمہ میں سزا ہوگئی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بری ہوگئے۔ یہی خدا تعالیٰ اپنے بندوں پر وحی نازل کرتا ہے مگر

ضرورت اس امر کی ہے

کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اتباع میں وہ ہمارے قلب پر بھی وحی نازل کرے۔ تاکہ ہمیں اس پر اس قدر یقین ہو جائے۔ کہ کسی قسم کا تردد باقی نہ رہے۔ جب یہ کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ تو انسان کو

کامل سکون اور اطمینان

حاصل ہو جاتا ہے۔ مثلاً میری صحت کے متعلق بعض دوسرے دوستوں نے بھی خوابیں دیکھی ہیں۔ اور مجھے بھی ایک نظارہ دکھایا گیا ہے۔ جس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے گا۔ مثلاً

میں نے رؤیا میں دیکھا

کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کوئی بچہ کئی منزلوں سے نیچے گرا ہے۔ مگر پھر بھی وہ بچ گیا ہے۔ اب کئی منزلوں سے نیچے گرنا بھی معلوم دکھتا ہے کہ میں اچھی بھلی صحت کی حالت میں تھا۔ کہ یکدم بیمار ہوگیا۔ ایک منٹ پہلے میری اس بیماری کا کسی کو خیال بھی نہیں آ سکتا تھا۔ میں ٹہلتے ٹہلتے قرآن کریم پڑھ رہا تھا کہ یکدم بیمار ہوگیا۔ پس میری یہ بیماری کئی منزلوں سے نیچے گرنے کے مشابہ ہے۔ اور پھر جس طرح رؤیا میں دکھایا گیا تھا کہ وہ بچہ بچ گیا۔ اسی طرح میں بھی بچ گیا۔ یہ رؤیا بہت لمبی ہے۔ اس کا صرف ایک حصہ میں نے دوستوں کے سامنے بیان کر دیا ہے۔ اب ڈاکٹر مجھے کہتے ہیں۔ کہ تم اپنے دل کو یقین دلاؤ کہ تم بیمار نہیں ہو۔ اور میں ان سے کہتا ہوں کہ میں اپنے دل کو کیسے یقین دلاؤں۔ تمہارے پاس وہ کونسی دوا ہے۔ جو میرے دل کو طاقت دے۔ اور میں اسے یقین دلا سکوں کہ میں اب بالکل ٹھیک ہوں۔ ہاں میرے خدا کے پاس میری دوا موجود ہے۔ وہ اگر نزل بہ الروح الامین علیٰ قلبک والی کیفیت پیدا کرے تو پھر کوئی گھبراہٹ باقی نہیں رہتی۔ پھر خدا تعالیٰ کے فرشتے آپ ہی سارا کام کر دیں گے اور

یہی اصل چیز ہے

کہ خدا تعالیٰ کے فرشتے دل میں نازل ہوں۔ اور وہ اس کی اصلاح کر دیں۔

جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ ڈاکٹر مجھے کہتے ہیں کہ اگر آپ ایک دفعہ اپنے اوپر زور دے کر یہ یقین کر لیں کہ مجھے صحت ہوگئی ہے۔ تو آپ کو کامل صحت ہو جائے گی۔ وہ کہتے ہیں کہ

جہاں تک جسمانی صحت کا سوال ہے

آپ بالکل تندرست ہیں۔ صرف اتنی کسر باقی ہے۔ کہ آپ کو اپنی صحت کے متعلق یقین نہیں اور اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ آپ بالکل تندرست تھے۔ کہ آپ یکدم بیمار ہوگئے۔ جس کی وجہ سے آپ کو شدید صدمہ پہنچا ہے۔ اس صدمہ کی وجہ سے آپ گھبرائے ہوئے ہیں اگر آپ کسی وقت اپنے اوپر دباؤ ڈال کر یہ یقین کریں کہ آپ کو کامل صحت ہوگئی ہے تو آپ بالکل ٹھیک ہو جائیں گے۔ مگر سوال یہ ہے کہ میں اپنے آپ پر دباؤ کیسے ڈالوں۔ یہ تو اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فرشتے میرے دل پر نازل ہوں۔ اور وہ اس کی اصلاح کر دیں۔ اور یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے نہ یہ طبیبوں کے اختیار میں ہے۔ اور نہ میرے اختیار میں ہے۔

جیسا کہ میں نے پہلے بھی کئی دفعہ بتایا ہے۔ مجھ پر

کئی ایسے وقت بھی آتے ہیں

جب ٹہلتے ٹہلتے یا بیٹھے بیٹھے میں یوں محسوس کرتا ہوں کہ اب میں بالکل تندرست ہوں۔ اور سمجھ میں نہیں آتا کہ پہلے جو دماغ پر بوجھ تھا وہ اب کہاں گیا ہے۔ اور میں سوچتا ہوں کہ میں تو بیمار تھا اب کیا ہوگیا ہے کہ میں اچھا بھلا ہوگیا ہوں۔ مگر دوسرے وقت جب بیماری کا حملہ ہوتا ہے تو میں سمجھ نہیں سکتا کہ مجھ پر جو اچھا ہونے کا وقت آیا تھا وہ کیسے آیا تھا۔ بہرحال جیسا کہ میں نے پہلے بھی بتایا ہے مجھے ایک خواب کے ذریعہ بتایا گیا ہے کہ دعاؤں کے ساتھ میرا علاج ہوگا لیکن بیماری کی وجہ سے میری یہ حالت ہے کہ نہ میں لمبا سجدہ کر سکتا ہوں اور نہ زیادہ دیر تک دعا کر سکتا ہوں۔ اس لئے دوسرے دوستوں کے ساتھ مل کر ہی یہ دعا ہو سکتی ہے۔ یعنی

دوست بھی دعا کریں

اور جس قدر مجھ سے ہو سکے میں بھی دعائیں کروں اور اس طرح خدا تعالیٰ کا فضل نازل ہو جائے۔ اور اس وقت جو بار بار مجھے اپنی بیماری کا احساس ہوتا ہے وہ دور ہو جائے اور خدا تعالیٰ میخ کی طرح میرے دل میں یہ بات داخل کر دے کہ اب میں بالکل تندرست ہوں۔ اور اس طرح میری موجودہ کیفیت جاتی رہے گی۔ جب مجھے یہ یقین پیدا ہو جائے گا۔ تو خدا تعالیٰ چاہے گا۔ تو باقی عوارض بھی خود بخود دور ہو جائیں گے۔

ولادتیں

قادیان ۳۰ و ۱۲ جنوری علی الترتیب چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ اور محمد احمد نسیم درویشان قادیان کے ہاں لڑکیاں تولد ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ ہر دو کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

قواعد دربارہ انتخاب عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ

منظور کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بذریعہ ریزولیوشن ۵۵ غ م مورخہ ۲۸/۳/۴۳

(۱) صرف مندرجہ ذیل عہدہ داران کی فہرست بغرض منظوری نظارت علیا میں آنی چاہیئے۔ امیر جماعت۔ نائب امیر۔ پریذیڈنٹ۔ وائس پریذیڈنٹ۔ سیکرٹری تبلیغ۔ سیکرٹری تعلیم و تربیت۔ سیکرٹری امور عامہ۔ سیکرٹری امور خارجہ۔ سیکرٹری وصایا۔ سیکرٹری مال۔ سیکرٹری تالیف و تصنیف۔ سیکرٹری ضیافت۔ آڈیٹر۔ امین۔ محاسب۔ سیکرٹری جائداد۔

(۲) اگر کسی جگہ نائب امیر یا وائس پریذیڈنٹ کے علاوہ مندرجہ بالا عہدہ داروں کے نائبوں کی بھی ضرورت ہو۔ تو ان کی منظوری مقامی انجمن خود دے سکتی ہے۔ مرکز سے اعلان نہیں کیا جائیگا نہ ہی ان کی فہرستیں مرکز میں بھیجی جائیں۔

(۳) محصلوں کے لئے مقامی انجمن کی منظوری کافی ہے۔ البتہ ان کے متعلق اطلاعی رپورٹ نظارت بیت المال میں آنی چاہیئے۔ تا کہ اگر کوئی نامناسب تقرر ہو تو اس کی اصلاح کی جاسکے۔

(۴) امام الصلوٰۃ کی منظوری نظارت تعلیم و تربیت سے حاصل کی جائے۔ لیکن امام الصلوٰۃ کے متعلق یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ امامت کا حق امیر یا پریذیڈنٹ کا ہے۔ پس اگر وہ خود امام بنیں تو کسی علیحدہ منظوری کی ضرورت نہیں۔ لیکن اگر وہ خود امام نہ بنیں تو مستقل امامت کے لئے نظارت تعلیم و تربیت سے منظوری حاصل کی جائے اور عارضی انتظام کے لئے خود امیر یا پریذیڈنٹ فیصلہ کر سکتے ہیں۔

(۵) پریذیڈنٹ صرف ایسی جماعتوں میں منتخب کئے جائیں جہاں امراء مقرر نہ ہوں اسی طرح اگر جنرل سیکرٹری کے بغیر کام چل سکتا ہو تو جنرل سیکرٹری منتخب نہ کیا جائے کیونکہ اس کا دوسرے سیکرٹریوں کے ہوتے ہوئے کوئی خاص فائدہ نظر نہیں آتا۔ البتہ بڑی جماعتوں میں ضرورت ہو تو حرج نہیں۔

(۶) امراء اور نائب امراء کی منظوری چونکہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے حاصل کی جاتی ہے۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری کے لئے ناظر اعلیٰ کی رائے بھی حضور کی خدمت میں پیش ہوتی ہے اس لئے امراء اور نائب امراء کی منظوریوں کے متعلق جملہ درخواستیں نظارت علیا میں آنی چاہئیں۔ مگر یہ درخواستیں باقی عہدہ داروں کی فہرست سے بالکل جدا کاغذ پر لکھی جائیں تا کہ نظر انداز نہ ہو جائیں۔

نوٹ:۔ جن جماعتوں میں چالیس یا چالیس سے زیادہ باقاعدہ چندہ دہندہ ممبر ہوں وہاں کے امراء و نائب امراء و دیگر عہدہ داروں کا انتخاب مجلس انتخاب امراء کے ذریعہ ہوگا۔ مجالس انتخاب امراء کے متعلق تفصیلی قواعد علیحدہ عنوان کے ماتحت آگے درج ہیں۔ باقی جماعتیں ان قواعد کے ماتحت امراء کا انتخاب کریں گی۔

(۷) امراء کے انتخاب میں مندرجہ ذیل امور خاص طور پر ملحوظ رکھے جائیں

(ا) ایک ہی نام تجویز کرنے کی بجائے حتی الوسع دو تین دوستوں کے نام تجویز کئے جائیں

(ب) ہر ایک نام کے حاصل کردہ ووٹوں کی تعداد پوری پوری درج کی جائے۔

(ج) ہر ایک کا سن بیعت۔ دینی و انتظامی قابلیت۔ عمر اور پیشہ درج کیا جائے

(د) جماعت کے کل افراد کی تعداد بہ تفصیل ذیل درج کی جائے۔

(۱) بالغ مرد ۱۸ سال اور اس سے اوپر (۲) بچے ۱۸ سال سے کم اور (۳) مستورات

(۸) اگر کوئی جماعت بالاتفاق کسی ایک ہی دوست کو عہدہ امارت کے لئے منتخب کرے اور کسی قسم کا اختلاف رائے انتخاب میں نہ ہو تو ایسی جماعت کو بالوضاحت اپنی درخواست میں اس امر کو بیان کر دینا چاہیئے کہ یہ انتخاب بالاتفاق عمل میں آیا ہے اور اس میں کسی قسم کا اختلاف نہیں ہوا۔

(۹) بوقت انتخاب اس بات کا خیال رکھا جائے کہ ایک سے زیادہ عہدے ایک ہی دوست کے سپرد بجز خاص مجبوری کے نہ کئے جائیں تا کہ کثرت کار کی وجہ سے سلسلہ کے کاموں میں کوئی حرج اور نقص واقع نہ ہو اور تا کہ زیادہ سے زیادہ دوست کام کی تربیت حاصل کر سکیں۔

(۱۰) اگر کسی امیر یا کسی مقامی عہدہ دار کے انتخاب کے متعلق یہ شکایت موصول ہو اور تحقیقات پر یہ شکایت درست ثابت ہو کہ کسی امیدوار کے حق میں پروپیگنڈا کیا گیا ہے تو اس انتخاب کو بموجب ہدایت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ مندرجہ قاعدہ ۱۱۱ کالعدم قرار دیا جائے گا۔ اور یہ پراپیگنڈا کرنے والوں سے جواب طلبی کی جائے گی۔ اور دوبارہ انتخاب کے وقت انہیں اجلاس میں شامل ہونے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

نوٹ: پروپیگنڈا ایسی ہر ایسا امر داخل ہوگا جس میں جماعت کے افراد یا کسی فرد پر کسی طریق سے کسی خاص امیدوار کے حق میں یا خلاف رائے پیدا کرنے کی کوشش کی جائے (ریزولیوشن ۹۱ مورخہ ۲۰/۱۱/۴۳)

(۱۱) ایسی جماعتوں میں جہاں ایسے افراد کی تعداد ۱۲ یا زیادہ ہو جن پر چندہ عائد ہوتا ہو وہاں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فیصلہ مجلس مشاورت ۱۹۳۹ء کے مطابق مرکز سلسلہ کے کسی بقایادار کو کسی کام پر مقرر نہیں کیا جائے گا۔

نوٹ:۔ بقایا سے مراد چھ ماہ سے زائد کا بقایا ہے

(۱۲) اگر کسی جگہ عہدہ پر مجبوراً کسی بقایادار کو مقرر کرنا پڑے تو اس عہدہ دار سے یہ تحریری عہدہ لیا جائے گا کہ وہ اپنے بقایا کو مناسب مقررہ شرح سے باقاعدہ ادا کرتا رہے گا۔ اور اس شرح کی منظوری بواسطہ مقامی امیر یا پریذیڈنٹ نظارت متعلقہ سے حاصل کرنا ضروری ہوگا۔ لیکن اگر کوئی بقایادار (سوائے موصی بقایادار کے کہ اس کا بقایا بموجب ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مندرجہ اخبار الفضل مجریہ ۱۱ر مارچ ۱۹۳۸ء معاف نہیں کیا جا سکتا) اپنا بقایا ادا کرنے سے بالکل معذور ہے تو اپنے عذرات کو اسی واسطہ سے بالتفصیل پیش کر کے نظارت بیت المال سے معافی لے گا۔

(۱۳) مندرجہ ذیل اشخاص کو کسی قسم کے انتخاب کے اجلاس میں حصہ لینے کا حق نہیں ہوگا۔

(الف) ایسا شخص جس کے ذمہ چھ ماہ سے زیادہ عرصہ کا بقایا بغیر منظوری مرکز چلا آتا ہو اور وہ اسے ادا نہ کر رہا ہو۔

(ب) مستورات

(ج) اٹھارہ سال سے کم عمر کے بچے

(د) جو افراد سلسلہ کی طرف سے زیر تعزیر ہوں۔

(ہ) ایسے افراد جو اپنا مرکزی چندہ مقامی نظام توڑ کر بلاواسطہ مرکز میں بھجوانے پر مصر ہوں۔

(۱۴) ہر عہدہ کی اہمیت اور فرائض کے مناسب حال اس کے لئے عہدہ دار کا انتخاب ہونا چاہیئے اور رائے دیتے ہوئے دوستوں کو اہلیت کے سوال کو ہر صورت میں مقدم رکھنا چاہیئے یعنی (؟) کے طور پر عدیم الفرصت یا سست یا غیر مخلص یا نااہل یا کسی رنگ میں برا نمونہ رکھنے والے اشخاص کو منتخب نہیں کرنا چاہیئے۔

(۱۵) حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ بھی ارشاد ہے کہ کوئی شخص جو اپنی عمر کے لحاظ سے انصار اللہ یا مجلس خدام الاحمدیہ کا ممبر نہیں کسی عہدہ پر مقرر نہیں کیا جا سکتا۔

نوٹ (۱) پندرہ سال سے اوپر اور چالیس سال سے کم عمر کے عہدہ دار مجلس خدام الاحمدیہ کے ممبر ہوں گے۔ اور چالیس سال اور اس سے زیادہ عمر کے عہدہ دار مجلس انصار اللہ میں داخل ہوں گے۔

(۲) مرکزی مجلس خدام الاحمدیہ صرف اس شخص کو اپنا رکن سمجھتی ہے جس کا فارم رکنیت پر ہو کر مجلس مرکزیہ کے دفتر میں پہنچ چکا ہو۔

(۱۶) فہرست انتخاب کو مرکز میں بھجواتے وقت اس بات کو وضاحت سے بیان کرنا چاہیئے کہ مطابق قواعد ووٹ دینے کے قابل اس انجمن کے کتنے افراد ہیں اور ان میں سے بوقت اجلاس کتنے حاضر تھے۔

(۱۷) فہرست انتخاب پر صدر جلسہ کے علاوہ (۲) ایسے دوستوں کے دستخط ہونے لازمی ہوں گے جو کسی عہدہ کے لئے انتخاب میں نہ آئے ہوں مگر انتخاب کی کارروائی میں موجود رہے ہوں۔

(۱۸) نئے عہدہ داروں کے انتخاب کی فہرستیں معہ ان کی خط و کتابت کے مکمل پتوں کے (سکونت، ڈاکخانہ، ضلع وغیرہ) نظارت علیا میں آنی چاہئیں۔ لیکن جب تک ان عہدہ داروں کی منظوری کا اعلان شائع نہ ہو اس وقت تک سابقہ عہدہ دار ہی کام کرتے رہیں گے۔

(۱۹) نئے عہدہ داروں کی منظوری کا اعلان شائع ہونے پر سابقہ عہدہ داروں کو اپنے اپنے کام کا چارج پوری تفصیل اور مکمل ریکارڈ کے ساتھ نئے عہدہ داروں کے سپرد کر دینا چاہیئے اور نئے عہدہ داروں کو چاہیئے کہ چارج لینے کے بعد دو ہفتہ کے اندر اندر سابقہ عہدہ داروں سے گزشتہ سال کی رپورٹیں لے کر متعلقہ مرکزی دفاتر کو بھجوا دیں۔ ورنہ ذمہ داری بعد میں ان پر عائد ہوگی۔

(۲۰) اگر کسی انجمن یا حلقہ امارت کے ساتھ اور دیہات یا جماعتیں بھی شامل ہوں تو یہ بات

صدر و امراء صاحبان متوجہ ہوں

جملہ صدر و امراء صاحبان کی اطلاع کے لئے تحریر کیا جاتا ہے کہ وہ اپنی جماعت کے عہدیداران کے نئے انتخابات نصف فروری ۱۹۷۶ء تک کروا کر بھجوا دیں تا کہ مارچ میں نئے عہدیداران کی منظوری دی جا سکے۔ مبلغین بھی تکمیل انتخاب میں تعاون فرمائیں۔

ناظر اعلیٰ قادیان

فہرست انتخاب اور درخواست امارت میں واضح طور پر بیان کرنی چاہیئے۔ کہ اس انجمن یا حلقہ امارت کے ساتھ فلاں فلاں جماعتیں بھی شامل ہیں۔ اور کہ اس انجمن یا حلقہ امارت کا مرکز کونسا مقام ہے۔ یعنی کس نام پر یہ انجمن یا حلقہ امارت ہوگا۔

(۱۱) اگر کسی انجمن کا تار کا پتہ رجسٹرڈ ہو تو وہ بھی لکھا جائے۔ اور ٹیلیفون ہونے کی صورت میں اس کا نمبر دیا جائے۔

(۱۲) اگر کوئی امیر یا پریذیڈنٹ یہ خواہش رکھتا ہو کہ اس کے سیکرٹریوں کے نام خط و کتابت اس کی معرفت ہو تو اس بات کو بھی واضح کر دیا جائے۔

(۱۳) عہدہ داروں کے نام کے ساتھ ان کے القاب و خطاب بھی لکھے جائیں (مثلاً مولوی سید۔ مرزا۔ چوہدری۔ شیخ۔ بابو۔ ڈاکٹر۔ منشی وغیرہ) جو عام طور پر ان کے نام کے ساتھ لکھوایا بولا جاتا ہو۔ اسی طرح ملازم ہونے کی صورت میں عہدہ کا بھی اندراج کیا جائے۔

(۱۴) مقامی جماعتوں کے عہدہ داران کا انتخاب قاعدہ ۸۲۳ کے ماتحت تین سال کے لئے ہوتا ہے۔ مگر خاص حالات میں مرکز کی اجازت سے درمیان میں بھی تغیر و تبدیل کیا جا سکتا ہے موجودہ انتخابات ۳۰ اپریل ۱۹۵۶ء تک کے لئے ہیں۔

مجالس انتخاب امراء کے متعلق تفصیلی قواعد

(جن کا نفاذ بروئے ریزولیشن نمبر ۱۱۴ مورخہ ۱۸ مجلس منظوری حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ہوا)

مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمائندگان مجلس مشاورت سے مشورہ لینے کے بعد مندرجہ ذیل فیصلہ فرمایا تھا۔

"آئندہ امارت کے انتخاب کے لئے یہ قاعدہ ہوگا کہ جہاں چالیس یا اس سے زیادہ چندہ دہندہ حسب قواعد منتخب کیا ہیں گے علاوہ ان ممبران مجلس انتخاب کے تمام مقامی صحابی اور تمام چندہ دہندگان جن کی عمر ساٹھ سے زائد ہو اس انتخاب میں حصہ لینے کے حقدار ہوں گے" حضور کے اس فیصلہ سے مندرجہ ذیل امور مستنبط ہوتے ہیں:-

(۱) یہ کہ مذکورہ بالا مجلس انتخاب صرف اسی حلقہ امارت میں مقرر کی جائیگی جہاں چالیس یا اس سے زیادہ چندہ دہندگان ہوں گے۔

(۲) یہ کہ حلقہ امارت میں امیر کا انتخاب صرف اسی حلقہ امارت میں مقرر کی جائے گی۔ جہاں چالیس یا اس سے زیادہ چندہ دہندگان ہوں گے

(۳) یہ کہ حلقہ امارت میں امیر کا انتخاب بلاواسطہ نہیں ہوگا بلکہ ایسی مجلس انتخاب کے ذریعہ ہوگا

(۴) یہ کہ اس مجلس انتخاب کے ممبروں کا انتخاب بھی چندہ دہندگان ان قواعد کے ماتحت کریں گے جو اس کے لئے صدر انجمن احمدیہ قادیان مقرر کریگی

(۵) یہ کہ مجلس انتخاب کے منتخب شدہ ممبروں کے علاوہ مندرجہ ذیل اشخاب بھی اس کے ممبر ہوں گے۔

(ا) صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو اسی حلقہ امارت میں رہتے ہوں۔

(ب) اس حلقہ امارت کے چندہ دہندگان جن کی عمر ساٹھ سال سے زائد ہو۔

تفصیلی قواعد

(حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اجازت کے ساتھ مجالس انتخاب امراء کے لئے مندرجہ ذیل تفصیلی قواعد تجویز کئے گئے ہیں جن کی منظوری حضور نے ۲۲ کو مرحمت فرمائی)

(۱) جس حلقہ امارت میں چالیس سے ایک سو تک چندہ دہندگان ہوں وہاں کی مجلس انتخاب کے منتخب شدہ ممبروں کی تعداد (علاوہ ان زائد ممبروں کے جن کا ذکر فقرہ ۲ میں ہے) گیارہ ہوگی۔ اور جس حلقہ امارت میں ایک سو سے دو سو تک چندہ دہندگان ہوں وہاں کی مجلس انتخاب کے منتخب شدہ ممبروں کی تعداد (علاوہ ان زائد ممبروں کے جن کا ذکر فقرہ ۲ میں ہے) پندرہ ہوگی۔ اور جس حلقہ امارت میں دو سو سے زائد چندہ دہندگان ہوں وہاں کی مجلس انتخاب کے منتخب شدہ ممبروں کی تعداد (علاوہ ان زائد ممبروں کے جن کا ذکر فقرہ ۲ میں ہے) اکیس ہوگی۔

(۲) چندہ دہندگان سے مراد وہ اصحاب ہیں جو اپنا چندہ باقاعدگی کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔ اور جن کے بصورت موصی ہونے کے یا غیر موصی ہونے کے ہر دو صورتوں میں چھ ماہ سے زائد عرصہ کا بقایا نہ ہو اور یہی شرط صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر عائد ہوگی۔

(۳) لیکن اگر کسی بقایا دار نے اپنے ذمہ کے بقایا کی رقم کی ادائیگی کے متعلق دفتر متعلقہ سے مہلت حاصل کر لی ہو تو وہ اس شرط سے اس وقت تک مستثنیٰ ہوگا جب تک اس نے مہلت لے رکھی ہو۔

(۴) مقامی جماعت کے کسی ممبر کے ذمہ اگر چھ ماہ سے زائد کا بقایا ہو اور اس نے اس بقایا کی ادائیگی کے لئے مہلت بھی نہ لے رکھی ہو۔ تو وہ نہ کسی عہدہ کے لئے منتخب ہو سکتا ہے اور نہ ہی ... ہی کا ممبر بن سکتا ہے۔

(۵) مجلس انتخاب کے ممبروں کی مقررکردہ تعداد کا چندہ دہندگان کی تعداد کی نسبت سے پورا رکھنا مقامی جماعت کے لئے لازمی ہے۔

(۶) اگر مجلس انتخاب کا کوئی ممبر خدانخواستہ فوت ہو جائے یا تبدیل ہو جائے یا مستعفی ہو جائے یا کسی اور وجہ سے مجلس کا ممبر نہ رہے تو اس کی اطلاع فوراً ناظر اعلیٰ کو دینا ضروری ہوگا اور اس اطلاع کے ساتھ ہی اس کے قائم مقام ممبر کا بھی انتخاب کر کے بھیجا جائے گا۔

(۷) مجلس انتخاب کا اجلاس کل ممبروں کی مجموعی تعداد کے نصف ممبر حاضر ہونے پر ہو سکیگا

(۸) اس مجلس انتخاب کا صدر ممبران مجلس انتخاب حاضر اجلاس میں کثرت رائے سے چن سکے گا۔

(۹) مجلس انتخاب کی جو مقررہ تعداد یعنی فہرست ممبران مجلس انتخاب بغرض منظوری مرکز (نظارت علیا) میں بھیجی جائے گی۔ اس پر تمام ممبران مجلس انتخاب حاضر اجلاس کے دستخط یا نشان انگوٹھا کا ہونا لازمی ہوگا۔ اور ان کے مکمل پتے بھی دیئے جائیں گے۔

نوٹ ۱ مجالس انتخاب والی جماعتوں کے افراد اور دیگر عہدہ داروں کے انتخاب کرنے سے پہلے ممبران مجلس انتخاب کی منظوری نظارت علیا سے حاصل کرنا ضروری ہے۔

۲ یہ قواعد ایسی تمام پراونشل انجمنوں پر بھی عائد ہوں گے جن میں باقاعدہ چندہ دہندگان کی تعداد ۴۰ یا اس سے زیادہ ہوگی۔ (ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان)

برکت اور رحمت کا نشان (بقیہ ص ۹)

"میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ وہ زمانہ قریب ہے کہ ایک منافق جس نے دنیا کی محبت کر کے اس حکم کو ٹال دیا ہے۔ وہ عذاب کے وقت آہ مار کر کہے گا۔ کہ کاش میں تمام جائداد کیا منقولہ اور کیا غیر منقولہ خدا کی راہ میں دے دیتا۔ اور اس عذاب سے بچ جاتا۔"

"دیکھو میں بہت قریب عذاب کی تمہیں اطلاع دیتا ہوں۔ اپنے لئے وہ زاد راہ جلد تر جمع کرو کہ کام آئے۔ میں یہ نہیں چاہتا۔ کہ تم سے کوئی مال لوں اور اپنے قبضہ میں کر لوں بلکہ تم اشاعت دین کے لئے ایک انجمن کے حوالے اپنا مال کرو گے اور بہشتی زندگی پاؤ گے۔ بہتیرے ایسے ہیں۔ کہ دنیا سے محبت کر کے میرے حکم کو ٹال دیں گے۔ مگر بہت جلد دنیا سے جدا کئے جائیں گے۔ تب آخری وقت میں یہ کہیں گے هذا ما وعد الرحمٰن و صدق المرسلون۔"

بالآخر میں تمام احباب جماعت سے اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک الفاظ میں عرض کرتا ہوں کہ:-

"اے دوستو! جنہوں نے وصیت کی ہوئی ہے سمجھ لو کہ آپ نے نظام نو کی بنیاد رکھ دی ہے۔ اس نظام نو کی جو اس کی اور اس کے خاندان کی حفاظت کا بنیادی پتھر ہے۔"

"اے دوستو! دنیا کا نیا نظام دین کو مٹا کر بنایا جا رہا ہے۔ تم تحریک جدید اور وصیت کے ذریعہ سے اس سے بہتر نظام دین کو قائم رکھتے ہوئے تیار کرو۔ مگر جلدی کرو کہ دوڑ میں جو آگے نکل جائے وہی جیتتا ہے!"

اسی طرح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

"پس تم جلد سے جلد وصیتیں کرو تاکہ جلد سے جلد نظام نو کی تعمیر ہو اور وہ مبارک دن آ جائے جبکہ چاروں طرف اسلام اور احمدیت کا جھنڈا لہرانے لگے۔"

اور بالآخر بالفاظ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ

"میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھی جو ابھی تک اس نظام میں شامل نہیں ہوئے توفیق دے کہ وہ بھی اس میں حصہ لے کر دینی اور دنیوی برکات سے مالا مال ہو سکیں۔"

خاکسار

محمد عبد اللہ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

قادیان

ایک غلط فہمی کا ازالہ

قابل توجہ مبلغین ہند

نظارت ہذا کی طرف سے جملہ مبلغین کو یہ ہدایت بھجوائی گئی تھی۔ کہ وہ چندہ سے بڑھانے کی طرف توجہ دیں اور چندوں کی وصولی کی نگرانی کریں۔ اس کی وضاحت یہ ہے کہ مبلغین کرام مقامی سیکرٹریان مال کے ساتھ اس بارہ میں تعاون کریں اور سیکرٹریان مال سے بقایا داران کی فہرستیں حاصل کر کے بقایا داران کو انفرادی اور اجتماعی طور پر توجہ دلاتے رہیں۔ مبلغین کو چندہ کی وصولی کا کام کسی بھی صورت میں نہیں کرنا چاہیئے۔ البتہ سیکرٹریان مال اور محصلین کے ساتھ پورا پورا تعاون کرنا چاہیئے ماسوا ان کی غفلت کی صورت میں انہیں اور نظارت بیت المال کو فوری توجہ دلائی جانی چاہیئے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

غیر احمدی حضرات سے ایک سوال!

(از مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی)

اس بات سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا کہ جب کوئی قوم عمل سے محروم اور سیاسی حیثیت سے گر جاتی اور دوسروں کی غلام بن جاتی اور مغلوب ہو کر دوسروں کی محکومیت کا دم بھرتی ہے تو اپنے مستقبل کو بنانے کی بجائے اپنے آباؤ اجداد کی پرانی روایات کا ذکر کرکے اس پر فخر کرنا ہی اس کا شیوہ ہو جاتا ہے۔ یہ دیکھ کر دوسری اقوام میدانِ ترقی میں نہایت تیزی سے بڑھتی چلی جا رہی ہیں اور خود وہ ہر لحظہ و ساعت قعرِ مذلت میں گرتی جا رہی ہے وہ اپنی اس بیکسی و پستی اور رجعت قہقری پر پردہ ڈالنے کے لئے اپنے اسلاف کے کارناموں کا دوسروں کے سامنے ذکر کرکے اپنے دل کو خوش کر لیتی اور اسے تسلی دے لیتی ہے۔ وہ نہیں دیکھتی کہ اسے عملی میدان میں خود بھی کچھ کرنا چاہیئے وہ نہیں دیکھتی کہ حال و مستقبل کی تعمیر میں اس کا کیا حصہ ہے۔ وہ بھول جاتی ہے کہ اس کا اپنا نصب العین کیا ہے۔ وہ بھول جاتی ہے کہ اس کا اپنا مطمح نظر کیا ہے وہ اپنی حالت سے عبرت نہیں پکڑتی۔ وہ دوسری اقوام کی ترقی کو دیکھ دیکھ کر بھی کوئی درس سبق حاصل نہیں کرتی۔ اس کی اپنی پستی اور زوال بھی اسے ابھارنے کے لئے کچھ کام نہیں دیتا۔ یہی حال آجکل سنّی پرانے مسلمانوں کا ہے۔ صدیوں سے انکی حالت گر چکی ہے وہ اپنی قومی ملی اور اجتماعی حیثیت کو بالکل کھو چکے ہیں۔ وہ اپنی معاشرت۔ اقتصادیات اور تمدن و تہذیب کو برباد کرکے ان امور میں دوسروں کے تابع ہو چکے ہیں۔ اور جب کبھی وہ خواب غفلت سے چونکتے ہیں۔ اور دوسروں کی ترقی اور اپنے انحطاط اور زوال و پستی کو دیکھتے ہیں۔ اور یہ چیز ان کے دل پر ٹھیس لگاتی اور ان میں گھبراہٹ و پریشانی پیدا کرتی ہے۔ تو وہ اپنی پرانی شان و شوکت و عظمت وغیرہ کا خیال کرکے سمجھ لیتے ہیں کہ انہوں نے بہت کچھ کر لیا ہوا ہے اب ان کو کچھ کرنے کی ضرورت نہیں۔ مسلمانوں کا نصب العین اب صرف اسقدر رہ گیا ہے۔ کہ وہ پرانی کھوئی ہوئی شوکت و عظمت اور سطوت و جبروت اور عروج و کمال تصور اور ذکر کر لیا کریں۔ اور پھر خواب غفلت میں پڑے رہیں۔ آج ہندوستان کے مسلمانوں کی حالت کا اندازہ کون کر سکتا ہے کہ وہ ہر پہلو سے مردہ ہو چکے ہیں ان کی کوئی چیز بھی باقی رہی ہوئی نظر نہیں آتی۔ ہاں وہ مسلمان جنہوں نے ہندوستان میں آٹھ نو سو سال تک حکومت کی اور اس عرصہ دراز تک وہ دوسری اقوام کی راہنمائی کر چکے ہیں۔ آج دوسروں کے ہاتھوں میں کس مپرسی کی حالت میں پڑے ہیں۔ اور ان کی اس حالت پر توجہ کرنے والا بھی کوئی نہیں۔ لیکن نئے مسلمان یعنی احمدی ان سے بالکل جدا ہیں۔ وہ نہ صرف خود ابھرنا چاہتے ہیں بلکہ دوسروں کو بھی ابھارنا ان کے ذمہ ہے۔ وہ تجدید و اصلاح کی ضرورت کا سختی سے احساس رکھتے ہیں اور ایک نئی مگر شاندار عمارت کی ضرورت کا احساس کرکے اس کی بنیاد رکھ چکے ہیں۔ وہ دنیا میں ایک نیا نظام قائم کرنا چاہتے ہیں۔ وہ مستقبل کی تشکیل صحیح اسلامی طرز پر کرنے کا تہیہ کر چکے ہیں۔ وہ دنیا میں حقیقی انقلاب برپا کرنے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ ان کا کام صرف اسیقدر نہیں کہ وہ اسلاف کے شاندار کارناموں کو پرانے مسلمانوں کے سامنے رکھ کر ان کو بیدار کرنے کی کوشش کریں۔ بلکہ اس کے مطابق از سر نو دنیا کا نقشہ بدلنا بھی ان کا کام ہے۔ وہ پرانے مسلمانوں کی طرح ایک مردہ جماعت نہیں وہ زندہ جماعت ہے۔ جو دوسروں کو بھی زندہ کرنا چاہتی ہے۔ وہ فعال جماعت ہے۔ اور اس کا نصب العین بہت وسیع اور شاندار ہے جس کی طرح بیل ڈالی جا چکی ہے۔ اور جس کا جال نہ صرف ہندوستان بلکہ ساری دنیا کے کونے کونے تک پھیلایا جا چکا ہے اور اسے بین الاقوامی حیثیت حاصل ہو چکی ہے اس کا بوڑھا اس کا جوان اس کا مرد اس کی عورت اور اس کا بچہ اسبات کا عہد کر چکا ہے۔ کہ جبتک وہ اپنے اس نصب العین کو حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہوتا۔ وہ کبھی چین سے نہ بیٹھے گا۔ دنیا دیکھے گی۔ کہ اس کے ذریعہ سے خدا تعالے کس طرح دنیا میں کایا پلٹتا ہے۔ آج دنیا ان کی کوئی حیثیت نہیں سمجھتی۔ ان کو کمزور خیال کرتی ہے۔ اور ان کو اپنی سوسائٹی میں وسعت دینے کے لئے تیار نہیں۔ اور انہیں ہر طرف سے رد کیا جاتا ہے۔ مگر وقت آتا ہے کہ جب ساری دنیا کی نگاہیں اسکی طرف اٹھیں گی اور انہیں کی آواز کی طرف کان کھڑے ہوں گے۔ پس ایک پرانے اور نئے مسلمان میں ایک احمدی اور غیر احمدی میں یہ وہ فرق ہے جسے دنیا کی نظر ابھی سے بھانپنے لگی ہے۔ پس ایسی صورت میں اپنے غیر احمدی مسلمانوں سے یہ دریافت کرنا ضروری ہے کہ کیا آپ حضرات پرانا نکما مسلمان ہی رہنا پسند کریں گے یا احمدی بن کر اسلام محبت و آشتی کے پیغام کے ذریعہ ہونے والے حقیقی انقلاب کے بانیوں کی صف میں کھڑا ہوں گے عالمگیر اور عظیم الشان اور اس تعمیری پروگرام کو عملی جامہ پہنانے والوں اور اسلام کے قصر بریں کی عمارت کے کھڑا کرنے والوں میں شریک ہو کر خدا تعالے کی ابدی رحمتوں و برکتوں اور فضلوں کے وارث ہوں گے؟

ہندوستانی احمدیوں کیلئے خاص برکت اور رحمت کا نشان

احباب کرام! یہ اللہ تعالےٰ کا خاص فضل و احسان ہے۔ کہ اُس نے اس زمانہ کے مصلح اور نجات دہندہ اور موعود اقوام عالم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہندوستان میں پیدا کیا۔ اور ہم کو توفیق بخشی کہ ہم آپ کی آواز سن کر آپکے روحانی اور آسمانی سلسلہ میں منسلک ہوں۔ اور اُن درجات اور انعامات کو پائیں۔ جو خدا کے خاص بندوں کے لئے مقدر ہیں۔

۱۹۴۷ء کے انقلاب میں جہاں بٹوارے کی وجہ سے کئی رد و بدل ہوئے۔ وہاں بہت سے مخلص احمدی جو قادیان میں رہتے یا اکثر آتے جاتے تھے۔ اُن کے لئے قادیان آنا ناممکن یا مشکل ہو گیا وہاں قادیان کے مقدس بہشتی مقبرہ میں تدفین بھی ہندوستان سے باہر کے احباب کے لئے ناممکن ہو گئی۔ اور بیرونی احباب باوجود انتہائی خواہش کے حالات کی مجبوری سے اس آخری آرزو کو پورا کرنے سے فی الحال محروم ہو گئے۔

ہندوستانی احمدیوں پر یہ خدا تعالےٰ کا خاص فضل اور انعام ہے۔ کہ ان کے لئے علاوہ اور برکتوں کے اس آخری خواہش کے پورا ہونے اور کرنے کا موقعہ ہے۔ اور وہ وصیت کرکے خاص طور پر اپنی عاقبت محمود کر سکتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کی رحمت کے سایہ کے نیچے جنت نعیم کے وارث ہو سکتے ہیں۔

میرے محترم برادران! اس دنیا میں بار بار نہیں آنا۔ اور نہ موت کے بعد اعمال حسنہ بجا لانے اور خدمات دینیہ ادا کرنے کے مواقع ہیں۔ آیئے اور آگے بڑھ کر خدا کے مقرر کردہ ادارہ کے انتظام میں اللہ تعالےٰ کی خوشنودی اور رضا حاصل کیجئے۔ اللہ تعالےٰ نے بہشتی مقبرہ میں تدفین کی خاص آسانیاں آپکے لئے پیدا کی ہیں۔ اور علاوہ روحانی طور پر وصیت کے ثواب میں شریک ہونے کے ظاہری طور پر بھی مخلص اور مقرب بندوں کے ساتھ آخری اجتماع کا موقع میسر فرمایا ہے۔ پس اس سے فائدہ اٹھائیں اور عند اللہ ماجور ہوں۔

ذیل میں وصیت کے متعلق سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے وصیت کے متعلق ارشادات آپکی آگاہی کے لئے تحریر ہیں۔ اللہ تعالےٰ آپکے ساتھ ہو اور حافظ و ناصر رہے۔

"خدا تعالےٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں تا آئندہ نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں۔ اور تا اُن کے کارنامے یعنی جو خدا کے لئے اُنہوں نے دینی کام کئے ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہوں۔"

(الوصیت)

اسی طرح اس قبرستان کے متعلق بعض اپنی بشارتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

"اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں۔ اور نہ صرف خدا تعالےٰ نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے۔ بلکہ یہ بھی فرمایا کہ اُنزل فیھا کل رحمۃ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتار دی گئی ہے۔ اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اُس سے حصہ نہیں۔"

(الوصیت)

"کوئی نادان اس قبرستان اور اس نظام کو بدعت میں داخل نہ سمجھے۔ کیونکہ یہ انتظام حسب وحی الٰہی ہے۔ انسان کا اس میں دخل نہیں۔ اور کوئی یہ خیال نہ کرے کہ صرف اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی بہشتی کیونکر ہو سکتا ہے کیونکہ یہ مطلب نہیں۔ کہ یہ زمین کسی کو بہشتی کر دے گی۔ بلکہ خدا کے کلام کا یہ مطلب ہے۔ کہ صرف بہشتی ہی اس میں دفن کیا جائے گا۔"

(الوصیت)

پھر حضور علیہ السلام اس قبرستان کے متعلق ان الفاظ میں دعا فرماتے ہیں:۔

"میں دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا اس میں برکت دے اور اس کو بہشتی مقبرہ بنا دے اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خوابگاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا۔ اور دنیا کی محبت چھوڑ دی۔ اور خدا کے لئے ہو گئے۔ اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا۔"

پھر آپ نے ان وصایا سے جو آمد ہوگی اُس کے مصارف بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

"یہ مالی آمدنی ایک بادیانت اور اہل علم انجمن کے سپرد رہے گی۔ اور وہ باہمی مشورہ سے ترقی اسلام اور اشاعت علم قرآن و کتب دینیہ اور اس سلسلہ کے واعظوں کے لئے حسب ہدایت مذکورہ خرچ کریں گے۔"

وصیت کی اہمیت واضح کرتے ہوئے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

(باقی صـ پر)

صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات

اور احباب جماعت کا فرض

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا اہم ارشاد

حضور نے جلسہ سالانہ ۱۹۵۵ء کے موقعہ پر ربوہ میں مورخہ ۲۷/۱۲/۵۵ کو تقریر کرتے ہوئے اس بارہ میں جو ارشاد فرمایا ہے وہ خلاصۃً اخبار الفضل مجریہ ۳ر جنوری ۱۹۵۶ء میں آ چکا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"صحابہ کے حالات محفوظ ہونے چاہئیں لیکن افسوس ہے کہ ابھی تک ہماری جماعت نے صحابہ کے حالات کی اہمیت کو پورے طور پر نہیں سمجھا۔ قادیان کے ملک صلاح الدین صاحب نے یہ کام شروع کیا تھا لیکن مقروض ہو گئے۔ حالانکہ ہونا یہ چاہیئے تھا کہ جس جس دوست کو بھی کسی صحابی کے حالات کا یا اس کی کسی روایت کا علم ہو وہ فوراً اخباروں اور کتابوں کے ذریعے محفوظ کرنے کی کوشش کرے۔ اسی طرح صحابہ کے حالات پر مشتمل کتابوں کی بھی کثرت کے ساتھ اشاعت ہونی چاہیئے۔"

حضور کے اس ارشاد کی موجودگی میں صحابہ کرام کے حالات کی اہمیت کی مزید تشریح کی ضرورت نہیں۔ ان حالات کا جاننا ہم سب کے لئے کیوں ضروری ہے۔ اور ان کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کی ضرورت کیوں ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ صحابہ کرام وہ خوش قسمت گروہ تھا جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ پایا۔ حضورؑ کی زیارت کی۔ اور حضورؑ کے کلام مبارک کو اپنے کانوں سے سنا۔ اور پھر حضورؑ کی صداقت پر ایسے وقتوں میں ایمان لائے جب کہ ایک طرف علماء کا طبقہ اپنی ایڑی چوٹی کے زور سے احمدیت کے خلاف زور لگا رہا تھا۔ اور دوسری طرف عیسائیت اپنی ساری طاقتوں کے ساتھ اس کے راستہ میں حائل ہونے کی کوشش کر رہی تھی۔ حضور علیہ السلام کے خلاف کفر کے فتوے لگائے جا رہے تھے۔ اور احمدیت کے حلقہ بگوشوں کا عرصۂ حیات تنگ کیا جا رہا تھا۔ ان حالات میں جو لوگ آپؑ پر ایمان لائے اور استقلال دکھلایا اور ہر قسم کی آفتوں کا مقابلہ کیا ان کے حالات یقیناً ہم سب کے لئے ایمان افروز اور مشعل راہ ہیں۔ اور ہماری جماعت کے ہر فرد کا یہ فرض ہے کہ وہ شمع نبوت کے ان پروانوں کے حالات کو پڑھے اور اپنی اولاد کو پڑھائے۔

جیسا کہ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ہے مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے نے صحابہ کرام کے حالات کو محفوظ کرنے کا کام شروع کیا ہے اور وہ اب تک "اصحاب احمدؑ" کے نام سے دو جلدیں شائع کر چکے ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ احباب نے ان کی محنت کی عرقریزی کی قدر نہیں کی جس کے نتیجہ میں وہ کافی مقروض ہو گئے ہیں۔ اس کے باوجود انہوں نے ایک دو ماہی رسالہ "اصحاب احمدؑ" قادیان سے جاری کر رکھا ہے جس میں مختلف صحابہ کے حالات درج کئے جاتے ہیں۔

میں اس بارہ میں احباب کی خدمت میں پر زور درخواست کرتا ہوں کہ وہ حضور کے اس ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے نہ صرف مذکورہ کتابیں خریدیں بلکہ رسالہ "اصحاب احمدؑ" کے بھی خریدار بنیں جس کا سالانہ چندہ بالکل برائے نام یعنی -/۸/۲ ہے۔

مرزا وسیم احمد
ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

اعلانِ نکاح

بتاریخ ۳۱ر دسمبر ۱۹۵۵ء بروز ہفتہ بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب کے نواسے محمد صالح صاحب B.E. ابن سیٹھ فاضل الہ دین صاحب کا نکاح مسماۃ فاطمہ بشریٰ صاحبہ B.A. بنت چوہدری محمد شریف صاحب باجوہ ایڈووکیٹ منٹگمری سے بعوض پانچ ہزار روپے مہر پڑھا۔ اور ایک طویل خطبہ ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ بابنین کو مبارک اور مثمر بہ ثمرات حسنہ کرے۔ آمین

خاکسار
بشیر الدین الہ دین الہ دین بلڈنگ۔ سکندر آباد۔ دکن۔

توہین مذہب کے قانون کو سخت کیا جائے

اس شرمناک حرکت کے خلاف جس قدر بھی ملامت کی جائے کم ہے کہ لکھنؤ کے کسی ایک نیپالی نے اپنے کتے کا نام محمد رکھا۔ اور جب یہ کتا گم ہو گیا۔ تو اس کی تلاش کے سلسلہ میں اس شخص نے "پائنیر" میں اشتہار دیا کہ اس نام کا کتا گم ہو گیا ہے۔ چنانچہ اس نیپالی کے خلاف مسلمانوں میں انتہائی غم و غصہ کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

کسی دوسرے مذہب یا بانی مذہب کی توہین کرنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دوسرے مذہب سے تعلق رکھنے والا بھی اس کے جواب میں دشنام طرازی کرتا ہے یعنے کسی مذہب کی توہین کرنا دوسرے مذہب کے لوگوں کو دعوت دیتا ہے کہ وہ بھی توہین کریں۔ چنانچہ کسی شخص کا کسی دوسرے مذہب کی توہین کرنا نہ صرف اپنے مذہب کی توہین کرانا ہے۔ بلکہ اخلاقی اور سیاسی لحاظ سے بھی ملک کے امن و امان کو برباد کرنا ہے۔ جسے حب الوطنی کے منافی قرار دیا جانا چاہیئے۔ ہماری رائے ہے کہ مذہبی توہین کرنے والے قانون کو زیادہ سخت کیا جائے۔ اور اس شخص کو طویل عرصہ کے لئے جیل بھیجا جائے۔ جو کسی بھی مذہب یا بانیٔ مذہب کی توہین کا مرتکب ہو۔

منقول از اخبار "ریاست" دہلی مورخہ ۹/۱/۵۶

پریذیڈنٹ صاحبان متوجہ ہوں

نظارت ہذا کئی بار سیکرٹریان تبلیغ کو انفرادی طور پر اور اخبار بدر میں اعلانات کے ذریعہ توجہ دلا چکی ہے کہ وہ اپنی تبلیغی رپورٹیں باقاعدہ ماہوار بھجوایا کریں۔ لیکن افسوس ہے کہ سوائے چند ایک کے سیکرٹریان کے اور کسی نے توجہ نہیں کی۔ چونکہ حضور ایدہ اللہ کے ارشادات کے ماتحت اب تبلیغ کا کام تیز ہو چکا ہے اور آئندہ مزید سرگرمی سے کیا جائے گا۔ اس لئے سیکرٹریان تبلیغ کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ اپنے فرائض کو ادا کریں اور ماہ جنوری سے باقاعدہ ماہوار رپورٹیں بھجوانا شروع کر دیں۔ جن سیکرٹریان کے پاس رپورٹ فارم نہ ہوں وہ دفتر ہذا سے طلب کریں۔

اگر پریذیڈنٹ صاحبان کے توجہ دلانے پر بھی سیکرٹریان اپنے اس فرض کو ادا نہ کریں تو ضروری ہے کہ پہلے ہفتہ میں ایسے سیکرٹریان کی جگہ نئے سیکرٹریان ایسے ہوں جو مرکز کے ساتھ خط و کتابت کرنے کی اہلیت رکھتے ہوں اور فرض شناسی کا مادہ بھی رکھتے ہوں۔

پریذیڈنٹ صاحبان کا بھی فرض ہو گا کہ وہ اپنی نگرانی میں رپورٹیں بھجوانے کا انتظام کریں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

صدر جمہوریہ کی چٹھی

نظارت کی طرف سے نئے سال کے آغاز پر جناب ڈاکٹر راجندر پرشاد صاحب صدر جمہوریہ ہند کی خدمت میں نیک تمناؤں کے اظہار کے لئے جو برقیہ ارسال کیا گیا تھا جواباً شری وائی کی چوہدری صاحب پرائیویٹ سیکرٹری نے بذریعہ مکتوب نمبر F 42 (3)-9-55 تحریر کیا ہے کہ محترم صدر صاحب موصوف نئے سال کے متعلق نیک تمناؤں پر مشتمل ہمارے تلطفانہ پیغام کے ممنون ہیں اور صدق دل سے اپنی نیک تمناؤں کا ہمارے لئے بھی اظہار فرماتے ہیں۔

ان وزراء پنجاب کے علاوہ جن کے ایسے خطوط کا ذکر گذشتہ اشاعت میں کیا گیا تھا۔ جناب سردار گوربچن سنگھ صاحب وزیر پبلک ورکس کا بھی مکتوب موصول ہوا ہے۔

خاکسار ملک صلاح الدین ناظر امور عامہ و خارجیہ صدر انجمن احمدیہ قادیان

دو شکریہ کے خطوط

(۱) جناب لکل سین صاحب کمشنر جالندھر ڈویژن کے چیف سیکرٹری حکومت پنجاب مقرر ہونے پر اور جناب سردار ہرنام سنگھ صاحب واسو کو انڈسٹریل کسٹوڈین کے اختیارات تفویض ہونے پر جماعت احمدیہ کی طرف سے تہنیتی خطوط ارسال کئے گئے تھے ہر دو نے جماعت احمدیہ کران کی طرف سے جذبات تشکر پہنچانے کے لئے رقم فرمایا ہے۔ ہر دو پر بطور حاکم جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو باحسن طریق نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار ملک صلاح الدین ناظر امور عامہ و خارجیہ قادیان

وصیتیں

نمبر ۱۴۲۴۸ میں امانت بی بی زوجہ فتح محمد قوم گجر پیشہ خانہ داری عمر ۸۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۴ء ساکن دلیو کے ڈاکخانہ بدو کے ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۳/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر/۲۰۰ زیور طلائی ۴ تولہ قیمت /۲۸۰ روپے اسکے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا مرنے پر ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ امانت بی بی زوجہ فتح محمد موصی۔ گواہ شد فتح محمد خاوند موصیہ گواہ شد صوفی علی محمد صحابی موصی انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۴۱۸۱ میں عائشہ بی بی زوجہ شیخ غلام محمد قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۵۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن تتلے عالی ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس آج بتاریخ ۱۵/۴/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ نقد روپیہ مبلغ /۲۰۰۰ روپے مہر مبلغ /۳۲ روپے زیور کوئی نہیں مندرجہ جائداد مبلغ /۲۰۳۲ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ الامۃ عائشہ بی بی موصیہ گواہ شد شیخ غلام محمد خاوند موصیہ گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۴۲۲۶ میں سلطان علی ولد چوہدری عظیم بخش صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۲ء ساکن سلطانپورہ لاہور ڈاکخانہ لاہور ضلع لاہور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۹/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میرے والد صاحب چوہدری عظیم بخش صاحب حین حیات تھے جب ۱۹۴۷ء میں ہجرت ہوئی ان کی زرعی زمین چوکہ موضع ڈنگو دال کلاں تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور میں تھی کے عوض گورنمنٹ کی طرف سے زرعی زمین چک نمبر ۶-ب بادلیانی جنڈیالہ ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ میں الاٹ ہوئی اب وہ وفات پا چکے ہیں اور ہم تین بھائی دو بہنیں اور والدہ صاحبہ اس جائیداد کے وارث ہیں اس جائداد کا اس وقت مجھے کوئی حصہ نہیں مل رہا۔ اس حصے کی آمد بطور دائیگی قرض صرف ہوتی ہے۔ تین سال کے بعد تیسرے حصے کی آمد مجھے ملیگی جس کی یعنی اپنے حصہ کی تعین جائداد اور اسکی آمد کی اطلاع مجلس کارپرداز مصالح قبرستان ربوہ کو کر دی جائیگی۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اسوقت /۱۴۵ روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کی مد میں کروں تو اسقدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ العبد سلطان علی مکان نمبر ۱۳ سکندر و سٹریٹ نمبر ۱۳ سلطانپورہ لاہور۔ گواہ شد منیر احمد سیکرٹری مال سلطانپورہ لاہور۔ گواہ شد بشیر احمد سیکرٹری تعلیم و تربیت سلطانپورہ لاہور۔

نمبر ۱۴۲۲۲ میں صالحہ اختر زوجہ محمد صالح نور قوم گکے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۹/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں ہے میرے پاس مندرجہ ذیل زیورات ہیں (۱) کانٹے ایک جوڑا ۱/۲ ۱ تولہ قیمتی /۱۵۰ روپے (۲) کنٹھی ایک جوڑا ۱/۲ ۱ تولہ قیمتی /۱۵۰ روپے کل میزان /۳۰۰ روپے ہیں اس رقم /۳۰۰ روپے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں نیز اس تحریر کے بعد اگر زیورات میں زیادتی ہوئی تو اسکی اطلاع کر دی جاویگی نیز میرا حق مہر ایک ہزار روپیہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے اسکے ۱/۳ حصہ کی وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے پر جو جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو اسکے ۱/۳ حصہ کی حقدار بھی صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ الامۃ صالحہ اختر اہلیہ محمد صالح نور واقف زندگی۔ گواہ شد مبارک احمد اعجاز دفتر امانت ربوہ گواہ شد محمد صالح نور خاوند موصیہ۔

نمبر ۱۴۲۲۴ میں محمد عمر ولد محمد فاضل قوم چنیر پیشہ تعلیم عمر ۲۲ برس تاریخ بیعت ۲۷/۶/۴۲ ساکن یوسف چینڑ ڈاکخانہ دربیلہ ضلع نواب شاہ صوبہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۹/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت ماہوار الاؤنس تحریک جدید کی طرف سے /۵۷/۸ روپے ملتا ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن پاکستان ہوگی۔ العبد محمد عمر سندھی بی۔ اے (آنرز) متعلم جامعۃ المبشرین ربوہ۔ گواہ شد محمد جمیل مولوی فاضل کارکن دفتر وصیت ربوہ گواہ شد مسعود احمد کارکن دفتر مختار ربوہ۔

نمبر ۱۴۱۹۲ میں سید محمد شاہ ولد سید ولی شاہ قوم سید پیشہ کاشتکاری و دکانداری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۸-۲۹ ساکن چنڈوری ڈاکخانہ بنگیال ضلع جہلم صوبہ پنجاب (پاکستان) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۱۲/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے: اراضی زرعی بارانی ۱/۲ ۱۸ بیگھے مالیتی /۔۰۰۰ مکان ایک کمرہ پختہ دو دو کوٹھڑیاں کچی) مالیتی /۔۱۰۰۰/۳ روپے کل مالیتی /۵۸۰۰ روپے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد (نقد) صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ (۲) اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد سید محمد شاہ ولد سید ولی شاہ دکاندار ۱۸ ٹی ٹی کے کوارٹرز ڈی آر۔ پی اے۔ ایف اے سیکشن لاہور چھاؤنی گواہ شد عبد القادر جمعدار کلرک لاہور چھاؤنی۔ گواہ شد بدر عالم دوالدار کلرک لاہور چھاؤنی

نمبر ۱۴۲۱۷ میں جیوان بی بی بیوہ اللہ دتا صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن شہر لائلپور ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۷/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ موجودہ وقت میں میری جائداد مبلغ چار صد روپیہ نقد اور دو عدد ڈنڈیاں طلائی ایک تولہ قیمتی یکصد روپے کل مبلغ پانصد روپیہ ہے جس کے میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں نیز بوقت وفات اس کے علاوہ اگر میری کوئی مزید جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ الامۃ نشان انگوٹھا جیوان بی بی۔ گواہ شد فضل الدین فرزند موصیہ شہر لائلپور۔ گواہ شد جمال الدین فرزند موصیہ شہر لائلپور۔

نمبر ۱۴۲۳۲ میں محمد اسلم فاروقی ولد محمد صادق صاحب فاروقی قوم قریشی فاروقی پیشہ تعلیم عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۱/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری منقولہ و غیر منقولہ جائداد اس وقت کوئی نہیں میں واقف زندگی ہوں اور مجھے تحریک جدید کی طرف سے مبلغ /۳۶/۸ روپے ماہوار الاؤنس ملتا ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں نیز میرے مرنے پر جس قدر ترکہ جائداد ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا العبد محمد اسلم فاروقی جامعۃ المبشرین ربوہ جھنگ۔ گواہ شد محمد نذیر فاروقی نظارت امور عامہ۔ گواہ شد مسعود احمد کارکن دفتر وصیت ربوہ۔ جھنگ۔

نمبر ۱۴۲۳۵ میں عزیز الدین خان ولد سراج الدین خان قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۲ء ساکن محلہ پورہ ڈاکخانہ بھاگلپور ضلع بھاگلپور صوبہ بہار حال مہاجر مقیم حیدر آباد سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ راکتوبر ۱۹۵۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ اس وقت ماہوار آمد /۱۹۳ روپے ہے میں انشاء اللہ تا زیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد عزیز الدین خان موصی۔ گواہ شد سید احمد علی مبلغ جماعت احمدیہ حیدر آباد سندھ۔ گواہ شد عبد الرحیم بیگ ۱۰۱ نزد ڈگری سنڈیکال حیدر آباد سندھ

نمبر ۱۴۲۲۶ میں فتح محمد ولد علی محمد قوم گوجر پیشہ زمینداری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن دلیو کے ڈاکخانہ بدو کے ضلع سیالکوٹ صوبہ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۶/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت کوئی نہیں کیونکہ میں ضلع گورداسپور کا مہاجر ہوں ابھی تک یہاں زمین دو گھماؤں کی الاٹ ہے جس پر میں کام کرتا ہوں میری آمد فی سال کی قریباً /۔۔۴۰ سالانہ ہے اس کا ۱/۱۰ حصہ میں ادا کرتا رہوں گا میں اپنی زندگی میں اپنی آمدن کا حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد فتح محمد بقلم خود۔ گواہ شد صوفی علی محمد صحابی موصی سکنہ گکھڑانوالی ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد چوہدری جان محمد امیر جماعت دلیو کے۔

نمبر ۱۴۲۳۲ میں سرداران بی بی زوجہ عبد الرحمٰن قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن سرشمیر روڈ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور صوبہ پنجاب پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۸/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ موجودہ وقت میں میری جائداد ڈنڈیاں طلائی وزنی آٹھ ماشہ قیمتی مبلغ /۸۰ روپے صرف اور حق مہر مبلغ /۳۲ روپے صرف کل مبلغ یکصد بارہ روپے /۱۱۲ صرف ہے لہذا میں اس کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ نیز بوقت وفات اگر اسکے علاوہ میری کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ الامۃ نشان انگوٹھا سرداران بی بی۔ گواہ شد عبد الرحمٰن خاوند موصیہ گواہ شد ڈاکٹر نثار احمد واقف زندگی سرشمیر روڈ لائلپور۔

نمبر ۱۴۲۲۴ میں عبد الرحمٰن ولد عبد الصمد صاحب قوم جٹ پیشہ دکانداری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن سرشمیر روڈ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور صوبہ پاکستان پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ راگست ۱۹۵۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ موجودہ وقت میں میرے پاس ایک راس بھینس قیمتی پانصد روپیہ کی ہے نیز میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ غیر معین ہے اور اندازاً مبلغ /۳۰ روپے ماہوار ہے لہذا میں اپنی ماہوار آمد اور منقولہ جائداد دونوں کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ نیز بوقت وفات اسکے علاوہ اگر میری کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی نیز آمد میں کمی بیشی کی صورت میں مرکز کو اطلاع دیتا رہوں گا۔ العبد بقلم خود عبد الرحمٰن ۱۷/۸/۵۵۔ گواہ شد ڈاکٹر نثار احمد واقف بنگوی ایم۔ بی۔ ایچ ایڈ ایم آئی ایم سی سرشمیر روڈ لائلپور ۱۷/۸/۵۵۔ گواہ شد فضل دین احمدی بنگوی شہر لائلپور محلہ موہن پورہ نزد ریلوے پھاٹک ۱۷/۸/۵۵۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

واشنگٹن ۱۷ار جنوری۔ امریکہ اور روس کے درمیان جٹ ہوائی جہاز، ان ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم کی دوڑ کے بعد ایک نئی دوڑ شروع ہوئی ہے۔ اور وہ ہے ریڈیو کی مدد سے چلنے والے ہتھیاروں کی تیاری کی دوڑ۔ امریکہ کے ہفتہ وار رسالہ "یو ایس نیوز اینڈ ورلڈ رپورٹ" نے انکشاف کیا کہ امریکہ ۱۹۵۷ء کے موسم بہار میں ایک ایسا خفیہ ہتھیار تیار کرے گا جو کہ ریڈیو کی مدد سے واشنگٹن سے پرواز کرنے کے ماسکو تک پہونچ سکے گا۔ روس بھی اسی قسم کا ہتھیار تیار کر رہا ہے۔ امریکہ کے اس نئے ہتھیار کا نام اٹلس رکھا گیا ہے۔ اور یہ دوسری جنگ کے دوران جنگ کے راکٹ کی ہی وسیع تر صورت ہے۔

ملبورن۔ ۱۷ار جنوری آج سیٹو فوجی معاہدہ میں ۸ دیشوں کے فوجی مشیروں کی کانفرنس شروع ہوئی۔ جو چار روز جاری رہے گی۔ آسٹریلیا کے وزیر دفاع سر فلیپ مکرائیڈ نے کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ کمیونسٹ چین کے ایک عظیم فوجی طاقت کے طور پر ظہور میں آنے سے جنوب مشرقی ایشیا میں حالات پر سکون نہیں رہے۔ اس خطہ میں توڑ پھوڑ کا گہرا سلسلہ پڑا ہوا ہے۔ علاوہ جنوب مشرقی ایشیا کے ممالک کو اندر اور باہر سے حملہ کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ اس کانفرنس میں اسباب پر غور کیا جائے گا۔ کہ جنوب مشرقی ایشیا میں جارحانہ کارروائی کی صورت میں کیا دفاعی اقدام کئے جا سکیں۔ انہوں نے کہا کہ ڈیلیگیٹ گذشتہ نومبر میں پرل ہاربر میں منعقدہ فوجی مشیروں کی کانفرنس میں تیار کردہ رپورٹوں پر غور کریں گے اور مارچ میں پاکستان میں ہونے والی سیٹو کونسل کی میٹنگ میں اپنی سفارشات پیش کریں گے۔ سر فلیپ میکرائیڈ کی افتتاحی تقریر کے بعد کانفرنس کی کارروائی خفیہ رکھی گئی۔

قاہرہ۔ ۱۷ار جنوری۔ مصر کے نئے آئین کے اعلان کی خوشی میں آج سارے مصر میں چھٹی کی گئی۔ آئین کا اعلان وزیر اعظم کرنل ناصر نے کل تین لاکھ اشخاص کی ریلی میں کیا تھا۔ اس کے مطابق صدر کو منتخب کیا جائے گا۔ قانون سازی کے اختیارات اسمبلی کو ہوں گے وہ ۵ سال کے لئے منتخب کیا جایا کرے گی۔ آئین کو جمہوری نوعیت کا قرار دیا گیا ہے۔ اور اس میں سماجی اور اقتصادی انصاف کے اصول درج ہیں۔ آئین کو منظور کرنے یا نہ کرنے کے سوال پر ۲۳ر جون کو ملک بھر میں رائے شماری ہوگی۔ اور صدر کا انتخاب ۷ار جولائی کو ہوگا آئین کے مطابق صدر کا مصری ہونا ضروری ہے۔ اس کی عمر ۳۵ سال سے کم نہیں ہونی چاہیئے اور اس کا سابق شاہی خاندان سے کوئی تعلق نہیں ہونا چاہیئے۔ صدر کا عہدہ ۶ سال کے لئے ہوگا۔ آئین میں کہا گیا ہے کہ مصر ایک عرب ملک ہے اور مصری عرب قوم ہیں۔ سٹیٹ کا مذہب اسلام ہوگا۔ اور عربی اس کی سرکاری زبان ہوگی۔ مصری سماج کی بنیاد سماجی یکجہتی سماجی انصاف، شہری آزادی اور مساوات پر رکھی گئی ہے۔ اس میں اخبارات کی آزادی پر بھی زور دیا گیا ہے۔ اور جائداد ضبط کرنے کی ممانعت کی گئی ہے۔ صدر اسمبلی کو توڑ سکتا ہے لیکن اسے ایک سیشن میں صرف ایک مرتبہ ہی اسمبلی توڑنے کا اختیار ہوگا۔

کورو کشیتر۔ ۱۷ار جنوری۔ ۱۴ر مئی کو چاند گرہن لگ رہا ہے پنڈتوں کا کہنا ہے کہ گرہن ۱۴ گھنٹے اور ۲۰ منٹ تک رہے گا۔ اور سارے چاند کو گرہن لگے گا بتایا جاتا ہے کہ یہ گرہن پانسو برسوں کے تمام گرہنوں سے بڑا ہوگا۔

بمبئی۔ ۱۶ار جنوری۔ بمبئی پولیس ایکٹ کی دفعہ ۱۵۱ کے تحت تمام شہر میں گرفتاریاں کی جا رہی ہیں آج صبح اس سلسلہ میں گرفتار شدگان کی تعداد ۲۰۰ تک پہونچ چکی تھی۔ پولیس نے یہ اقدام اس خیال سے کیا ہے کہ شہر کے امن وسکون میں خلل نہ پڑے۔

بنگلور۔ ۱۵ار جنوری معلوم ہوا ہے کہ روز گذشتہ سرکاری لسانی کمیشن کو ڈاکٹر سی۔ وی رامن نے متنبہ کر دیا ہے۔ کہ بصورت موجودہ اگر سرکاری دفاتر میں انگریزی کی جگہ ہندی لائی گئی۔ تو اس سے خاطر خواہ نتائج برآمد نہ ہوں گے۔ نیز یہ ایک خیال عام ہے کہ انہوں نے اپنے مشورہ میں اس بات کا بھی اظہار خیال کیا ہے کہ اس تبادلہ سے نہ صرف مختلف قسم کے کاموں میں رکاوٹ پڑے گی۔ اور رفتار سست ہو گی۔ بلکہ اس سے اختلافات بھی رونما ہوں گے۔

مدراس۔ ۱۶ار جنوری۔ مرکزی نائب وزیر مواصلات مسٹر راج بہادر نے کل اس امر کا انکشاف کیا کہ دوسرے پنجسالہ منصوبہ کے تحت حکومت بیس ہزار نئے ڈاکخانے کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ ایک پریس کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے مسٹر راج بہادر نے کہا کہ اس وقت ملک میں ۵۸ ہزار پوسٹ آفس موجود ہیں۔ یہ تعداد بعد حصول آزادی کی تعداد کا تین گنا ہے دوسرے پنجسالہ منصوبہ کے تحت پوسٹل ڈیپارٹمنٹ کی ترقی کے منصوبہ جات کا تذکرہ کرتے ہوئے مسٹر راج بہادر نے کہا کہ دو ہزار تار گھر بھی کھولے جائیں گے جن میں سے ۱۰۴ مدراس میں ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ ۲۰۰ نئے پبلک ٹیلیفون بھی لگائے جائینگے اور ایک لاکھ پچاس ہزار میل کی لمبائی میں ٹیلیفون کے تار بچھائے جائیں گے۔ جو موجودہ سسٹم میں اضافہ کریں گے۔

ماسکو۔ ۱۶ار جنوری۔ روس کا جہاز "لینا" (وزن ۵۰۳۰ ٹن) جو قطب جنوبی کی مہم کے ممبرین کو لیکر گیا ہے براعظم انٹارکٹک کے قریب پہونچ گیا ہے۔ موسم سازگار ہے۔ یہ اطلاع ایک نامہ نگار نے دی ہے۔ جو اس جہاز پر دوسرے ممبروں کے ساتھ سفر کر رہا ہے۔

واشنگٹن ۱۴۰ر جنوری۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ کی فضائی فوج اپنے طیاروں کو ایٹمی بمباری کی مشق کرا رہی ہے۔ کثیر التعداد طیارے شب وروز معروف پرواز رہتے ہیں اور پائلٹوں کو ہر وقت آمادہ عمل رکھا جاتا ہے۔ طیاروں میں ایٹمی بموں کے ہم وزن، وہم جسامت اشیاء رکھ دی جاتی ہیں۔ تاکہ مشق زیادہ سے زیادہ اصل کے مطابق ہو۔

کوٹھاگوڈیم۔ ۱۵ار جنوری۔ کل یہاں پارٹی کے ایک جلسہ میں خطاب کرتے ہوئے اچاریہ ونوبا بھاوے نے کہا کہ ذات پات کے تفرقے اور فرقہ واریت سے ملکی ترقی میں رکاوٹ پڑتی ہے۔ انہوں نے یہ بھی محسوس کیا کہ امیر وغریب کے درمیان طبقاتی جنگ خطرناک ہے۔ سب کو مل جل کر رہنا چاہیئے ان سب کے مفادات ایک دوسرے کے ساتھ وابستہ ہیں۔

شکاگو۔ ۱۴ار جنوری۔ "ڈی بلیٹن" نامی ایک ماہنامہ جس کا آغاز ۱۹۴۵ء میں ایٹم بم بنانے والوں کے ہاتھوں ہوا تھا۔ کل اپنی دس سالہ عمر پوری کر چکا اس کی حالیہ اشاعت میں ہدایت کی گئی ہے کہ بنی نوع انسان کو چاہیئے کہ وہ رنگ ونسل کے امتیازات سے بالا ہو جائے ورنہ اس کی تباہی لازمی ہے۔

ایمنس یونیورسٹی کے پروفیسر کاگین رابینووچ نے جو اس ماہنامہ کے ایڈیٹر ہیں اپنے اداریہ میں لکھا ہے کہ موجودہ دور میں جو نظریہ پیش کیا جا رہا ہے اور کہا جاتا ہے کہ ایٹمی ہتھیاروں پر پابندی کے بعد بنی نوع انسان مدت لامتناہی تک آرام وچین کی زندگی بسر کریں گے غلط اور بےبنیاد سی بات ہے۔ بنی نوع انسان کو چاہیئے کہ وہ رنگ ونسل کے امتیازات سے بالاتر ہو کر زندگی بسر کریں جب ہی صحیح امن وسکون قائم ہوگا۔

امرتسر۔ ۱۴ار جنوری۔ شہید نگر میں ایک سو پچیس ۱۲۵ کوارٹر تعمیر کئے جا رہے ہیں۔ کانگریس کا آئندہ سالانہ اجلاس ۹ر فروری سے ۱۲ار فروری تک ہوگا۔ ان کوارٹروں میں ہر قسم کی سہولیات ہونگی۔ ان میں ایک سونے کا کمرہ۔ ایک باورچی خانہ ایک غسل خانہ اور صحن ہوگا۔ اس کے علاوہ ان میں بجلی پانی اور دوسری قسم کی سہولتیں بھی ہوں گی۔ یہ کوارٹر ایک سو پچیس روپے فی کوارٹر کے حساب سے کرایہ پر دیا جائے گا مقامی ہوٹلوں میں جگہ کی کمی ہونے کے باعث ایسا انتظام کیا جا رہا ہے۔

کراچی۔ ۱۴ار جنوری۔ اقوام متحدہ کے ادارہ خوراک وزراعت نے مسٹر ڈی۔ ایم۔ کورن کو پاکستان اس مقصد سے مامور کیا ہے کہ وہ ریگستانی وادیوں کا معائنہ کریں گے اور ان کو سرسبز وشاداب بنانے کے لئے تجاویز پیش کریں۔

کراچی۔ ۱۴ار جنوری۔ اگلے چند ماہ میں موسمی کیفیات اور کاسمک شعاعوں کی تابکاری کے اثرات معلوم کرنے کے لئے زمین سے ۳۰ ہزار فٹ کی بلندی پر پلاسٹک کے غبارے چھوڑے جائیں گے۔ یہ غبارے یورپ جنوبی امریکہ اور مشرق بعید میں اڑائے جائیں گے اور پھر پیراشوٹ کی مدد سے پاکستان اور دوسرے ملکوں میں نیچے اتریں گے۔ ان میں نہایت نازک اور قیمتی آلات لگے ہوں گے جو فضائی کیفیات کو ریکارڈ کریں گے۔ یہ تجربات خلائے آسمانی میں ایک مصنوعی سیارہ چھوڑنے کے سلسلہ میں کئے جائیں گے۔

پیرس۔ ۱۴ار جنوری۔ روسی خبر رساں ایجنسی تاس کی اطلاع ہے کہ روس کے ایک پروفیسر ڈاکٹر ایکولائی نے جو پچھلے سال سے دل کے اپریشن کے تجربے کر رہے ہیں کتوں اور بلیوں کے گلے میں دل کاٹ کر لگائے اور اس سے حسب معمول کام لینے کے تجربے میں کامیابی حاصل کی